اے ہمارے پروردگار ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی
جو ہم سے پہلے ایمان لائے (سورہ حشر)

قبر کے ساتھی

کامل

مرنے کے بعد فائدہ پہنچانے والے اعمال قرآن وسنت کی روشنی میں

از

امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی علیہ الرحمۃ

حسب الارشاد والاشراف

مفتی سید محمد شمس الضحی مدظلہ العالی

ترجمہ وترتیب

ابو طیب حافظ محمد اشرف نقشبندی عفی عنہ مجدد آبادی

ناشر
مکتبہ نعمانیہ اقبال روڈ سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ سیدنا
محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

ابتدائیہ

والدہ محترمہ کے انتقال کے بعد محدث کبیر علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ کی کتاب شرح الصدور کا میں مطالعہ کر رہا تھا جب اس کتاب کا باب ما ینفع المیت فی قبرہ اور باب قراءۃ القران للمیت اوعلی قبرہ پڑھا تو ارادہ ہوا کہ اس کا ترجمہ کر کے عوام تک پہنچایا جائے تاکہ لوگ خود بھی اس سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے ان بزرگوں، دوستوں اور عزیزوں کو بھی نفع پہنچائیں جو اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔

میں نے عزیز محترم الاخ فی اللہ جناب حافظ محمد اشرف صاحب مجددی بارک اللہ فی علمہ وعملہ سے اس خواہش کا اظہار کیا انہوں نے اس سے اتفاق کرتے ہوئے ان دونوں ابواب کا ترجمہ کر دیا نیز ایصال ثواب سے متعلق کچھ احادیث وآثار اور اقوال بھی جمع کر دیئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ موصوف کے علم وعمل میں برکت واضافہ فرمائے اور انہیں زیادہ سے زیادہ علمی کام کی توفیق بخشے (آمین)

موصوف نے ان احادیث وآثار کی تخریج کے ساتھ ساتھ حوالہ کی کتب کے محل ومقام کی نشان دہی بھی کر دی ہے۔ تاکہ اہل علم اگر چاہیں تو باسانی اس کی طرف رجوع کر سکیں۔

بعض حضرات کو اس سلسلہ میں آیت لیس لانسان الا ماسعی کے پیش نظر کچھ کلام ہے ان کے جواب کے طور پر علامہ ابن تیمیہ، علامہ ابن قیم صاحبان نے جو کچھ اس بارے میں لکھا ہے اس کا ترجمہ بھی پیش کر دیا گیا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام پڑھنے والوں کو اس سے فائدہ پہنچائے اور دین ودنیا میں باعث خیر وبرکت بنائے۔ آمین۔

محمد شمس الضحیٰ غفرلہ

پیش لفظ

الحمدللہ کہ استاذی المکرم مفتی سید محمد شمس الضحیٰ مدظلہ کے ارشاد پر "قبر کے ساتھی" کے نام سے یہ مختصر رسالہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مرتب ہو گیا، اور شائع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ رب کریم ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اس کتابچہ کی ترتیب میں جن امور کو پیش نظر رکھا گیا ہے ان کا بیان کر دینا مناسب ہے تاکہ اہل علم قارئین کرام کو آسانی ہو۔

۱۔ ہر حدیث اور اثر کے شروع میں جن ماخذوں کا ذکر ہے وہ سب امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ کے بیان کردہ ہیں۔ حاشیہ میں ان کتابوں کے حوالے درج کر دیئے ہیں جو ہمارے پاس موجود تھیں۔

۲۔ بعض جگہ غیر ضروری روایات کو حذف کر دیا ہے، اور جہاں کہیں وضاحت کی ضرورت محسوس کی ہے اضافہ کر دیا ہے اور اس کا حوالہ بھی دے دیا ہے۔ —— اکثر عنوانات اپنی طرف سے قائم کیے ہیں۔

۳۔ ابتدائیہ میں مذکور شرح الصدور کے دو بابوں کے علاوہ اسی کتاب سے جو روایات لی گئی ہیں ان کا حوالہ وہیں اصل کتاب میں تحریر کر دیا ہے۔

۴۔ حوالہ جات درج کرنے میں یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ جہاں اس طرح (۱۲۰/۲) خطوط وحدانی میں دو ہندسے ہیں پہلے سے کتاب کی جلد یا جز مراد ہے اور دوسرے ہندسے سے صفحہ مراد ہے۔

۵۔ جس جگہ ہندسے سے پہلے نمبر کا لفظ لکھا ہے وہاں حدیث نمبر مراد ہے اور کہیں کہیں آسانی کے لیے باب، کا عنوان بھی درج کر دیا ہے۔

بارگاہِ الٰہی میں دعا ہے کہ اس حقیر سعی کو شرف قبولیت بخشے، اور جن حضرات نے اس کام میں حصہ لیا ہے اور نصرت کی ہے یا آئندہ اس کارِ خیر میں معاونت کریں گے سب کے لیے اس کو صدقہ جاریہ بنائے۔ آمین!

ابو طیب محمد اشرف نقشبندی
مجددآباد سیالکوٹ

جمادی الاولیٰ ۱۴۱۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میت کو نفع پہنچانے والی چیزیں

۱۔ ابن ابی الدنیا اور ابو نعیم نے اپنی کتاب حلیہ میں ثابت بنانی سے روایت کی ہے کہ جب مومن کو قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کے نیک اعمال اسے گھیر لیتے ہیں، اور عذاب کا فرشتہ آتا ہے تو اس کے اعمالِ صالحہ میں سے ایک عمل کہتا ہے اس سے دور رہو۔ اگر میں اکیلا ہی ہوتا تو تم اس کے قریب نہیں آ سکتے تھے۔

۲۔ ابن ابی الدنیا نے ثابت بنانی سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں کہ جب نیک بندہ فوت ہو جاتا ہے اور اسے قبر میں رکھا جاتا ہے تو اسے جنت سے ایک بستر لا کر دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے:

آرام سے سو جا، تیری آنکھیں ٹھنڈی ہوں، اللہ تجھ سے راضی ہو، اور حدِّ نگاہ تک اس کی قبر میں وسعت کر دی جاتی ہے اور ایک دروازہ جنت کی جانب کھول دیا جاتا ہے تو وہ جنت کے حسن و جمال اور خوشبو سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ اس کے نیک اعمال، نماز، روزے اور نیکیاں اس کے ارد گرد جمع ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں

ہم نے تجھے تھکا دیا، پیاسا رکھا اور بیدار رکھا، تو آج ہم تجھ سے

۱۔ حلیۃ الاولیاء (۱۸۹/۶) اهوال القبور، حدیث نمبر ۷۷۔
۲۔ اهوال القبور، حدیث نمبر ۷۸۔ صحیح ابن حبان نمبر ۳۰۹۷

پیار کرتے ہیں، ہم تیرے مونس و غمگسار ہیں یہاں تک کہ تو جنت میں اپنے گھر پہنچ جائے۔

۳- امام بزار، امام طبرانی اور امام حاکم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر انسان کے تین قسم کے دوست ہوتے ہیں: ایک دوست وہ ہے جو کہتا ہے کہ جو تو نے خرچ کر دیا وہ تیرا ہے اور جو تو نے اپنے لئے جمع رکھا وہ تیرا نہیں ہے یہ اس کا مال ہے۔ دوسرا وہ ہے جو کہتا ہے: میں ہر وقت تیرے ساتھ ہوں جب تو اپنے مالک و بادشاہ کے در پر آئے گا تو میں تجھے چھوڑ دوں گا اور واپس آجاؤں گا، یہ اس کے گھر والے ہیں۔ تیسرا وہ ہے جو کہتا ہے: میں ہمہ وقت تیرے ساتھ ہوں جہاں بھی تو آئے جائے، یہ اس کا عمل ہے۔ انسان کہتا ہے: میں تجھ ہی کو سب سے حقیر سمجھتا تھا

۴- امام بخاری اور مسلم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب بندہ مرجاتا ہے تو تین چیزیں اس کے ہمراہ جاتی ہیں۔ دو واپس آجاتی ہیں اور ایک اس کے ساتھ باقی رہ جاتی ہے۔ (۱) اس کے

۳- مستدرک اور تلخیص (۱/۳۷) مجمع الزوائد (۱۰/۲۵۲) صحیح ابن حبان، حدیث نمبر ۳۰۹۸

۴- بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت، مسلم، کتاب الزہد و الرقاق، مشکاۃ کتاب الرقاق، حدیث نمبر ۵۱۶۷

گھر والے (۲) اس کا مال (۳) اس کا عمل۔ یہ تین چیزیں ساتھ جاتی ہیں، پہلی دو واپس آجاتی ہیں اور عمل باقی رہ جاتا ہے۔

۵- امام بزار، طبرانی اور حاکم نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آدمی اور موت کی مثال اس شخص کی سی ہے جس کے تین دوست ہوں، ان میں سے ایک نے کہا: یہ میرا مال ہے جو چاہو لے لو اور جو چاہو چھوڑ دو۔ دوسرے نے کہا کہ (جب تک تو زندہ ہے) میں تیرے ساتھ ہوں۔ تیری خدمت کروں گا، جب تو مر جائے گا میں تجھے چھوڑ دوں گا۔ تیسرے نے کہا کہ میں تیرے ساتھ رہوں گا جہاں بھی تو جائے، مرے یا جئے۔ پہلا اس کا مال ہے، دوسرا اس کا خاندان ہے اور تیسرا اس کا عمل۔

۶- امام ابن ابی الدنیا نے حضرت کعب سے روایت کی کہ جب نیک بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے اعمالِ صالح، نماز، روزہ، حج، جہاد اور صدقہ اسے گھیر لیتے ہیں اور عذاب کے فرشتے اس کے پیروں کی طرف سے آتے ہیں تو نماز کہتی ہے کہ پیچھے ہٹ جاؤ تمہارے لئے

۵- مستدرک اور تلخیص (۱/۳۷۲) مجمع الزوائد (۱۰/۲۵۲) اہوال القبور، حدیث نمبر ۹۱

۶- اہوال القبور نمبر ۷۹- یہ اثر ایک مرفوع حدیث کا خلاصہ ہے جو مستدرک (۱/۳۷۹) اثبات عذاب القبر، حدیث نمبر ۱۳۹- صحیح ابن حبان حدیث نمبر ۳۱۰۳ اور مجمع الزوائد (۳/۵۲) میں موجود ہے- نیز حدیث مذکور تفسیر ابن کثیر (۲/۵۳۴) اور ترغیب و ترہیب (۴/۳۷۳، ۳۷۲) میں بھی ہے

اس کے پاس آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے میرے ساتھ اس نے طویل قیام کیا ہے۔ پھر وہ سر کی جانب سے آئیں گے تو روزہ کہے گا: تم اس کے پاس کسی راستے سے نہیں آسکتے، کیونکہ دنیا کی زندگی میں اس نے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے طویل عرصہ پیاس برداشت کی ہے۔ پھر وہ فرشتے اس کے جسم کی طرف واپس آئیں گے تو حج اور جہاد کہیں گے اس سے دور ہٹ جاؤ کیونکہ اس نے اپنی جان کو مشقت میں ڈالا اور اپنے جسم سے محنت کر کے اللہ کے لئے حج اور جہاد کیا، لہذا تمہارے لئے اس کے پاس آنے کی کوئی صورت نہیں۔ پھر وہ اس کے ہاتھوں کی طرف سے آئیں گے تو صدقہ کہے گا: میرے دوست کے قریب نہ آؤ، ان دونوں ہاتھوں نے بہت صدقہ و خیرات کئے ہیں، یہاں تک کہ اللہ کی رضا چاہتے ہوئے وہ اللہ کے ہاتھ میں پہنچ گیا، لہذا تمہارے لئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ پھر اسے کہا جائے گا: تیرے لئے کوئی مشقت نہیں، تو نے پاکیزہ زندگی گذاری اور اچھی موت پائی۔ اس کے بعد رحمت کے فرشتے آتے ہیں اور اس کے لئے جنتی بچھونا بچھاتے ہیں اور جنت کا لحاف عطا کرتے ہیں اور حدِّ نگاہ تک اس کی قبر کو وسیع کر دیا جاتا ہے اور جنت سے ایک چراغ لا کر قیامت تک کے لئے روشن کر دیا جاتا ہے۔

۷۔ اصبہانی نے ترغیب میں ابی المنہال سے روایت کی ہے کہ قبر

۷

میں سب سے پسندیدہ ساتھی بندہ کے لئے استغفار کی کثرت ہے۔

۸۔ امام بخاری نے الادب المفرد میں اور امام مسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے سب عمل رک جاتے ہیں۔ سوائے تین کے (۱) صدقہ جاریہ (۲) علم نافع (۳) اور نیک اولاد جو والدین کے لئے دعا کرتی رہے۔

۹۔ امام احمد نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

چار آدمی ایسے ہیں جن کا اجر مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے (۱) اسلامی ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرتے ہوئے مرنے والا (۲) علم دین کی تعلیم دینے والا (۳) جس نے ایسا صدقہ کیا جس کا فائدہ جاری ہے (۴) اور وہ شخص جو نیک اولاد چھوڑ گیا۔

۱۰۔ امام مسلم نے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جو کسی نیک کام کی بنیاد رکھ گیا تو اس کا ثواب تو اس کو ملے گا ہی اور جتنے لوگ اس کام کو کرتے رہیں گے ان سب کے کاموں کا ثواب

۸۔ الادب المفرد، نمبر ۳۸ باب بر الوالدین بعد موتہما، مسلم نمبر ۱۶۳۱ کتاب الوصیۃ، باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ، صحیح ابن خزیمہ نمبر ۲۴۹۴۔ مشکاۃ کتاب العلم

۹۔ مسند امام احمد (۲۶۷/۵) مجمع الزوائد (۱/۱۶۷) فیض القدیر (۱/۴۷۱)

۱۰۔ مسلم نمبر ۱۰۱۷، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ

بھی اس کو ملے گا اور ان کے ثواب میں کچھ کمی نہ کی جائے گی۔ اور جس نے برے کام کی بنیاد رکھی تو اس کا گناہ تو اس کو ہوگا ہی، اور قیامت تک جتنے لوگ اس بری روش پر چلیں گے ان سب کے گناہ کے برابر بھی اس کو گناہ ہوگا بغیر اسکے کہ اس بری روش پر چلنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی ہو۔

۱۱۔ ابن سعد نے رجا بن حیوۃ سے روایت کی کہ انہوں نے سلیمان بن عبدالملک سے کہا کہ اگر آپ قبر میں محفوظ رہنا چاہتے ہیں تو کسی مرد صالح کو خلیفہ بنائیں۔

۱۲۔ امام ابو نعیم اور بزار نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سات عمل ایسے ہیں جن کا اجر مرنے کے بعد مسلمان بندے کے لئے جاری رہتا ہے۔ حالانکہ وہ قبر میں پڑا ہوتا ہے: (۱) جس نے علم سکھایا (۲) نہر جاری کی (۳) کنواں بنوایا (۴) پھل دار درخت لگایا (۵) مسجد بنوائی (۶) قرآن ورثے میں چھوڑا (۷) ایسی اولاد چھوڑ کر گیا جو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتی رہے

۱۳۔ امام ابن عساکر نے حضرت ابو سعید خدری سے مرفوعاً روایت کی

۱۱۔ طبقات ابن سعد (۲۳۵/۵)

۱۲۔ جامع صغیر مع فیض القدیر (حدیث نمبر ۸۸۶۳)

۱۳۔ ابن ماجہ، مقدمہ، باب ۱۷ ثواب معلم الناس الخیر، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۲۴۹۰۔ ترغیب و ترہیب (۱۹۶/۱)

ہے کہ جس نے اللہ کی کتاب سے ایک آیت پڑھائی یا علم دین کا کوئی باب سیکھایا تو اللہ تعالیٰ اس کا اجر قیامت تک بڑھاتا رہے گا۔

۱۴۔ امام ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان نیکیوں میں سے جن کا ثواب مسلمان کو مرنے کے بعد پہنچتا ہے ان میں چند یہ ہیں۔ (۱) علم دین جو اس نے پھیلایا (۲) نیک اولاد جو وہ چھوڑ گیا (۳) قرآن پاک جو ورثہ میں چھوڑ گیا (۴) مسجد تعمیر کی (۵) مسافر خانہ بنایا (۶) نہر جاری کی (۷) اپنی صحت کی حالت میں جو صدقہ دیا

امام بیہقی فرماتے ہیں: یہ دونوں حدیثیں، اس حدیث کی مخالف نہیں ہیں جس میں تین صدقات جاریہ کا ذکر ہے، کیونکہ ان میں زیادہ چیزوں کو جمع کر دیا ہے۔

اِسۡتِغۡفار و دُعا

۱۵۔ امام طبرانی نے ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب تم زیارت کیا کرو، اور زیارت کے وقت ان کے لئے دعائے رحمت کرو، اور ان کے گناہوں کی بخشش مانگو۔

۱۴۔ حلیۃ الاولیاء (۳۴۳/۲، ۳۴۴)، الفردوس (۳۳۰/۲)، مجمع الزوائد (۱۶۷/۱)، شعب الایمان، حدیث نمبر ۳۴۴۹ کتاب المصاحف فی آخرہ۔ کتاب الروح ص ۱۹۸۔

۱۵۔ مجمع الزوائد (۶۶/۳)

۱۶- ابو نعیم نے حضرت طاؤس سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے دریافت کیا کہ سب سے افضل کلمہ کیا ہے جو میت کے پاس کہا جائے؟ تو انہوں نے فرمایا استغفار (اس کے لئے مغفرت کی دعا)

۱۷- امام طبرانی نے اوسط میں اور امام بیہقی نے اپنی سنن میں حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند فرماتا ہے تو بندہ پوچھتا ہے: اے میرے رب! یہ کس سبب سے ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ تیری اولاد کے استغفار کے باعث ہے۔ بیہقی کے الفاظ ہیں: تیری اولاد کی دعا کی وجہ سے۔

اس حدیث کو امام بخاری نے الأدب میں حضرت ابو ہریرہ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

۱۸- امام طبرانی نے ابو سعید خدری سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن آدمی کو پہاڑوں کی مثل نیکیاں بعد میں پہنچیں گی تو وہ کہے گا یہ کہاں سے ہیں؟ اسے کہا جائے گا، تیری اولاد کی استغفار کے باعث

۱۶- حلیۃ الاولیاء (۱۳/۱۰)

۱۷- کتاب الدعا نمبر ۱۲۴۹ مصنف ابن ابی شیبۃ (۳۸۷/۳)، الادب المفرد، باب ۱۹ بر الوالدین بعد موتہما، کتاب الروح ص ۱۹۳ مجمع الزوائد (۲۱۰/۱۰)

۱۸- مجمع الزوائد (۲۱۰/۱۰)

۱۹- امام بیہقی نے شعب الایمان میں اور امام دیلمی نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردہ کا حال قبر میں ڈوبتے انسان کے مانند ہے۔ کہ وہ اپنے باپ، ماں، اولاد اور سچے دوست وغیرہ کی دعا کے پہنچنے کا انتظار کرتا ہے، اور جب اسے کسی کی دعا پہنچتی ہے تو وہ اس کے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبر والوں کو زندہ کی طرف سے کی ہوئی دعا پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے۔ زندہ لوگوں کا ہدیہ مُردوں کے لئے استغفار ہے

۲۰- امام ابن ابی الدنیا نے حضرت سفیان بن عُیینہ سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں اسلاف میں یہ بات کہی جاتی تھی کہ مُردے دعاؤں کے اس سے زیادہ محتاج ہیں جتنے زندے کھانے پینے کے۔

کئی آئمہ[عہ] دین نے اس بات پر امت کا اجماع واتفاق نقل کیا ہے کہ میت کو دُعا کا فائدہ پہنچتا ہے اور اس کی دلیل قرآن سے یہ ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ

(اور وہ لوگ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں کہ: اے ہمارے رب! تو ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے قبل بہ حالت

۱۹- شعب الایمان نمبر ۹۲۹۵ (۱۶/۷) کنز العمال (۶۹۴/۱۵)

۲۰- اھوال القبور (نمبر ۲۵۲)

عہ امام نووی، کتاب الاذکار، باب ما ینفع المیت من قول غیرہ

اسلام دنیا سے رخصت ہو چکے)

۲۱۔ امام ابن ابی الدنیا نے ایک بزرگ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا: میں نے اپنے بھائی کو اس کی موت کے بعد خواب میں دیکھا تو میں نے پوچھا: کیا زندہ لوگوں کی دعا تمہیں پہنچتی ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں خدا کی قسم، وہ نورانی لباس کی طرح آتی ہے پھر ہم اس کو پہن لیتے ہیں۔

۲۲۔ امام مذکور نے عمرو بن جریر سے روایت کی کہ وہ فرماتے ہیں: جب بندہ اپنے فوت شدہ بھائی کے لئے دعا کرتا ہے تو فرشتہ اس کو لے کر اس کی قبر میں جاتا ہے اور کہتا ہے: اے قبر والے پردیسی! یہ تمہارے مہربان بھائی کا ہدیہ ہے۔

۲۳۔ امام ابن ابی الدنیا نے حضرت ابو قلابہ سے روایت کی کہ وہ کہتے ہیں: میں شام سے بصرہ آیا تو ایک خندق میں اترا، وضو کر کے رات کی دو رکعت نماز ادا کی، اور اپنا سر ایک قبر پر رکھا اور سو گیا، جب میں جاگ اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ قبر والا مجھ سے شکایت کرتے ہوئے کہتا ہے: تم نے رات بھر مجھے تکلیف پہنچائی ہے، حقیقت یہ ہے کہ تم بے خبر ہو اور ہم جانتے ہیں، لیکن عمل کرنے پر ہم قدرت نہیں رکھتے، وہ دُو رکعتیں جو تو نے پڑھی ہیں وہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہیں پھر اس

۲۱۔ احوال القبور ۲۴۹ ۲۲۔ احوال القبور ۲۵۱

۲۳۔ احوال القبور نمبر ۱۰۳۔ کتاب الروح ص ۳۰، ۳۱۔

نے کہا: دنیا والوں کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے (جو ہمارے لئے دعا کرتے ہیں) میری طرف سے ان کو سلام کہنا، کیونکہ ان کی دعا سے پہاڑوں کی مثل ہمیں نور پہنچتا ہے۔

۲۴۔ امام ابن ابی الدنیا نے بعض متقدمین سے روایت کی کہ میں ایک قبرستان کے پاس سے گذرا۔ میں نے ان کے لئے رحمت کی دعا کی تو ایک غیبی آواز آئی کہ ہاں ان کے لئے دعائے رحمت کرو، کیونکہ ان میں غمگین اور محزون سبھی ہیں۔

۲۵۔ علامہ ابن رجب کا بیان ہے کہ جعفر خلدی سے عباس بن یعقوب نے روایت کی کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے ایک صالح آدمی نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا تو اس نے کہا: اے میرے بیٹے! تم نے اپنے ہدیے ہم کو بھیجنا کیوں چھوڑ دیئے؟ بیٹے نے کہا: اے میرے ابا! کیا زندوں کے ہدیے کو مُردے پہچانتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: اگر زندہ لوگ (ہدیہ بھیجنے والے) نہ ہوتے تو مُردے تباہ ہو جاتے۔

۲۶۔ ابن نجار نے اپنی تاریخ میں مالک بن دینار سے روایت کیا ہے کہ میں جمعہ کی رات ایک قبرستان میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہاں ایک نور چمک رہا ہے، میں نے کہا لا الہ الا اللہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ عز وجل نے قبرستان والوں کی مغفرت کر دی ہے، اچانک دور سے ایک

۲۴۔ احوال القبور ۲۵۳ ۲۵۔ احوال القبور ۲۵۴

۲۶۔

غیبی آواز آئی: اے مالک بن دینار! یہ مومنوں کا تحفہ ہے اپنے اہل قبور بھائیوں کے لئے، میں نے کہا: تجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے تجھے آواز دینے کی قوت بخشی ہے، مجھے یہ خبر دے کہ تحفہ بھیجنے والا کون ہے؟ آواز آئی: ایک مومن بندہ اس رات کو اٹھا، اس نے کامل وضو کیا اور دو رکعت نفل پڑھے، دونوں رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ، قل یاایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑھا اور دعا کی: اے اللہ اس نماز کا ثواب میں مسلمان مُردوں کو پیش کرتا ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے اس ثواب کی وجہ سے یہ روشنی اور نور ہم کو دے دیا، اور مشرق و مغرب تک ہمیں وسعت اور خوشی عطا فرمائی، مالک بن دینار کہتے ہیں، میں ہر جمعہ کی رات یہ دو نفل (مُردوں کے ایصال ثواب کے لئے) پڑھتا رہا تو میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی آپ مجھے فرماتے ہیں: اے مالک بن دینار! جتنے نور تو نے میری اُمت کے لئے ہدیہ کئے ان کے بدلے اللہ تعالیٰ نے تیری مغفرت کر دی، اور تیرے لئے بھی ان کا ثواب ہے، پھر آپ نے فرمایا: تیرے لئے اللہ تعالیٰ نے جنت میں ایک قصر تعمیر کیا ہے جسے مُنیف کہا جاتا ہے، میں نے عرض کیا: مُنیف کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اہل جنت کا ایک بلند مقام ہے۔

۲۷- امام ابن ابی الدنیا بیان کرتے ہیں کہ بشار بن غالب نے کہا: میں نے رابعہ بصریہ کو خواب میں دیکھا، میں ان کے لئے بہت دعا کرتا تھا

۲۷- اهوال القبور نمبر ۴۵۰

رابعہ نے مجھ سے کہا: اے بشار تمہارے ہدیے نورانی تھالوں میں ریشمی رومالوں سے ڈھکے ہوئے ہمارے پاس پہنچتے ہیں۔ میں نے کہا: یہ کیسے؟ انہوں نے جواب دیا: زندہ مسلمان جب مُردہ مومنوں کے لئے دعا کرتے ہیں تو اسی طرح قبول ہوتی ہے اور وہ دعا نورانی طباقوں میں رکھی جاتی ہے، پھر ریشمی رومالوں سے ڈھانک دیا جاتا ہے اور اس مُردے کے پاس لائی جاتی ہے۔ جس کے لئے دعا کی گئی ہو، پھر اسے بتایا جاتا ہے کہ یہ فلاں آدمی کا ہدیہ ہے تیرے لئے۔

۲۸- امام طبرانی نے اپنی واہی سند سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ میری اُمت، اُمت مرحومہ ہے، گناہوں سمیت اپنی قبروں میں داخل ہوگی اور اٹھے گی تو گناہوں سے پاک ہوگی، کیونکہ مومنوں کے استغفار کی وجہ سے اُمت کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے

۲۹- امام ابن ابی شیبہ نے حضرت حسن سے روایت کی، وہ کہتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچتی ہے کہ اللہ کی کسی کتاب میں ہے:

اے انسان! دو چیزیں میں نے تجھے ایسی دی ہیں جن کا تو حقدار نہ تھا (۱) مرتے وقت اپنے مال سے کسی کو دینے کے اجازت، حالانکہ وہ مال تیرے وارثوں کا ہو چکا ہوتا ہے (۲) تیرے حق میں مسلمانوں کی دُعا کا قبول کرنا حالانکہ تو اس جگہ آگیا ہے جہاں کسی بھی برائی کا

۲۸-
۲۹- سنن الدارمی (۱۳۲،۱۲۷/۱)

مداوا نہیں کرسکتا، اور نہ اپنی نیکی میں اضافہ کرسکتا ہے۔

ف: جس وقت موت کی علامات ظاہر ہو جائیں اس وقت اپنی ملکیت سے تیسرے حصے تک کسی کو وصیت کی جاسکتی ہے "اپنے مال سے کسی کو دینے کی اجازت سے یہ مراد ہے۔ (مترجم)

۳۰۔ امام دارمی نے اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں: چار چیزیں آدمی کے مرنے کے بعد اسے عطا کی جاتی ہیں (۱) اسکے مال کا تیسرا حصہ جبکہ وہ مال پہلے سے اللہ کی اطاعت میں حاصل کیا ہو (۲) نیک اولاد جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے دعا کرے (۳) آدمی نے جو اچھا طریقہ جاری کیا ہو اور اس کے مرنے کے بعد طریقہ پر عمل کیا جاتا ہو (۴) سو(۱۰۰) مسلمان جس آدمی کے لئے شفاعت کریں، اس کے لئے شفاعت قبول ہو جائے گی۔

میت کی طرف سے صدقہ

۳۱۔ امام بخاری اور مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایک آدمی نے حضور کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! میری ماں اچانک فوت ہو گئی ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی، میرا گمان ہے کہ اگر اسے بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرتی، اگر

۳۰۔ بخاری، کتاب الوصایا، باب ۹۳ حدیث نمبر ۱۳۲۲
مسلم، کتاب الوصایا، باب ۱۵۔۔۔۔۔، حدیث نمبر ۱۰۰۵
۳۱۔ بخاری، کتاب الوصایا، باب۔ ۱۵۔ حدیث نمبر ۳۶۰۵

میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اسے اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

۳۲۔ امام بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عباد کی ماں مرگئی اور وہ گھر میں نہیں تھے وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کیا: یارسول اللہ! میری ماں فوت ہو گئی ہے، اس وقت میں موجود نہیں تھا، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اسے نفع پہنچے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! پھر انہوں نے عرض کیا میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میرا ایک باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

۳۳۔ امام احمد اور چار آئمہ (ابوداود، نسائی، ابن ماجہ، ترمذی) نے سعد بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری والدہ فوت ہو گئی ہے، کونسا صدقہ افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: پانی، تو حضرت سعد نے کنواں تیار کرایا اور فرمایا: یہ سعد کی والدہ کے لئے ہے۔

۳۴۔ امام طبرانی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۳۳۔ ابوداود، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، النسائی کتاب الوصایا، باب فضل الصدقۃ علی المیت، ابن ماجہ، کتاب الأدب، باب صدقۃ الماء، ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی صدقۃ عن المیت۔ مسند احمد (۷/۶)
۳۳۔ مجمع الزوائد (۳/۱۱۰)　۳۴۔ مجمع الزوائد (۳/۱۳۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ قبروں کی گرمی کو بجھاتا ہے

۳۵۔ امام طبرانی نے اوسط میں صحیح سند سے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت سعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی، اگر اس کی طرف سے میں صدقہ کروں تو اس کو فائدہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! پانی کا انتظام کرو

۳۶۔ امام موصوف نے سہل بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری والدہ فوت ہو گئی ہے انہوں نے وصیت نہیں کی اور نہ ہی صدقہ دیا ہے، اگر میں اُن کی طرف سے صدقہ کروں تو اُن کو نفع پہنچے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اگرچہ بکری کا ایک جلا ہوا پایا ہی ہو۔

۳۷۔ امام طبرانی نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نفلی صدقہ کرے تو اسے چاھئے کہ اپنے والدین کو (اسکا ثواب) ہدیہ کردے تو اس صدقہ کا اجر اس کے والدین کو بھی ہوگا، اور اس کے اجر میں بھی

۳۵۔ مجمع الزوائد (۱۳۸/۳)

۳۶۔ مجمع الزوائد (۱۳۹/۳) برالوالدین، نمبر ۳۱۔شعب الایمان، نمبر ۷۹۱۱

۳۷۔ مجمع الزوائد (۱۳۹/۳)

کوئی کمی نہیں ہوگی۔ دیلمی نے بھی معاویہ بن حیدہ کی حدیث سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۸۔ امام طبرانی نے اوسط میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا ہے: کسی گھر والوں سے کوئی بھی مرتا ہے تو وہ اس کی موت کے بعد اس کی طرف سے صدقہ دیتے ہیں تو جبریل علیہ السلام نور کے طشت میں اس کے لئے ہدیہ لے جاتے ہیں، پھر اس کی قبر کے کنارکھڑے ہو کر کہتے ہیں: اے گہری قبر والے! یہ ہدیہ تیرے گھر والوں کی طرف سے ہے، اسے قبول کر، ہدیہ وصول کر کے وہ فرحت پاتا ہے اور خوش ہوتا ہے، اور اس کے وہ ہمسائے جنہیں کوئی چیز ہدیہ کے طور پر نہیں ملتی وہ غمگین ہوتے ہیں۔

۳۹۔ امام ابن ابی شیبہ نے سعید بن ابی سعید سے روایت کی، وہ کہتے ہیں اگر میت کی طرف سے (بکری وغیرہ) کا ایک پایا ہی صدقہ کیا جائے تو وہ ضرور اس کے پاس پہنچتا ہے۔

میّت کی طرف سے حج

۴۰۔ امام بیہقی نے شعب الایمان میں اور امام اصبہانی نے الترغیب

۳۸۔ مجمع الزوائد (۳/ ۱۴۲)

۳۹۔شعب الایمان، حدیث نمبر ۷۹۱۲۔ کنز العمال (۱۳۵/۵)

۴۰۔اخبار مکہ، نمبر ۸۲۱۔ مجمع الزوائد (۲۸۲/۳)

میں ایسی سند سے جس میں دو راوی مجہول ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کیا، اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ حج کرنے والے اور جن کی طرف سے حج کیا گیا ہے دونوں کو پورے پورے حج کا ثواب ہو گا، دونوں کے اجر میں کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی رشتہ دار کو اس کے قریبی عزیز کی طرف سے مرنے کے بعد اس تک پہنچنے والے اعمال میں حج سے زیادہ فضیلت والا کوئی اور عمل نہیں۔

۴۱۔ ابو عبداللہ ثقفی نے الفوائد المعروفتہ میں زید بن ارقم سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے اپنے والدین کی طرف سے حج کیا جنہوں نے خود حج نہیں کیا تھا تو اولاد اور والدین دونوں کو اجر ملے گا۔ آسمان میں ان دونوں کو بشارت دی جاتی ہے اور حج کرنے والا اللہ کے پاس نیکو کار لکھا جاتا ہے۔

۴۲۔ امام بزار اور طبرانی نے حسن سند کے ساتھ حضرت انس سے روایت کی کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میرا باپ فوت ہو گیا اور اس نے فرض حج ادا نہیں کیا

۴۱۔ مجمع الزوائد (۲۸۲/۳) کتاب الروح ص ۱۹۶

۴۲۔ مجمع الزوائد (۲۸۲/۳)

تھا؟ تو آپ نے فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو کیا تو اس کی طرف سے ادا کرتا؟ اس نے عرض کی: ہاں! پھر آپ نے فرمایا: یہ بھی اس پر ایک قرض ہے اس کو ادا کر۔

۴۳۔ امام طبرانی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک عورت نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میری ماں فوت ہو چکی ہے کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: تو کیا کہتی ہے اگر تیری ماں کے ذمہ قرض ہو اور تو وہ ادا کرے تو کیا تیری طرف سے قبول نہیں ہو گا؟ اس نے عرض کی: ہاں (قبول ہو گا) پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حج کرنے کا حکم دیا۔

۴۴۔ امام طبرانی نے اوسط میں حضرت ابوہریرہ سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کسی مردے کی طرف سے حج کیا تو جس کے لئے حج کیا اسے حج کرنے والے کے برابر اجر ملے گا۔

۴۵۔ امام ابن ابی شیبہ نے روایت کی کہ حضرت عطا اور زید بن اسلم نے

۴۳۔ مجمع الزوائد (۲۸۲/۳)

۴۴۔ مصنف ابن ابی شیبہ (۲۸۷/۳)

۴۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ (۲۸۷/۳)

بیان کیا کہ ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا باپ فوت ہوگیا ہے۔ میں اس کی طرف سے غلام آزاد کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں (کرسکتے ہو)

۴۶۔ امام موصوف نے روایت کی کہ حضرت عطا بیان کرتے ہیں: مرنے کے بعد میت کو عِتق (غلام آزاد کرنے) اور حج وصدقہ کا ثواب پہنچتا ہے۔

۴۷۔ اُنہی نے ابن جعفر سے روایت کی کہ امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد ان کی طرف سے غلام آزاد کیا کرتے تھے۔

۴۸۔ ابن سعد نے حضرت قاسم بن محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن کی طرف سے اس امید پر ایک غلام آزاد کر دیا کہ بھائی کو مرنے کے بعد فائدہ پہنچے گا۔

۴۹۔ ابوالشیخ بن حیان نے کتاب الوصایا میں عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! عاص نے وصیت کی تھی کہ ان کی طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں۔ ہشام نے ان کی طرف سے پچاس آزاد کر دیے ہیں (کیا میں بھی اپنے حصہ کے پچاس غلام آزاد کروں؟) آپ نے فرمایا: نہیں کیوں کہ صدقہ، حج اور غلام مسلمان کی طرف سے آزاد کیا جاتا ہے، مسلمان کو اسکا ثواب پہنچ جاتا ہے۔

۴۶۔ مصنف ابن ابی شیبۃ (۳/۳۸۷)

۴۸۔

۴۹۔ مجمع الزوائد (۴/۱۹۲) کتاب الروح ۱۹۵۔ مسند احمد (۲/۱۸۲)

۵۰۔ ابن ابی شیبہ نے حجاج بن دینار سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے والدین کے ساتھ نیکی کے بعد نیکی کرنا یہ ہے کہ اپنی نماز کے ساتھ ان کے لئے نماز پڑھے، ان کی طرف سے اپنے روزے کے ساتھ روزہ رکھے، اور ان کی طرف سے اپنے صدقہ کے ساتھ صدقہ کرے۔

۵۱۔ امام مسلم نے حضرت بُرَیدہ سے روایت کی کہ ایک عورت نے عرض کی: یارسول اللہ! میری والدہ کے ذمہ دو ماہ کے روزے تھے۔ اگر میں اس کی طرف سے روزے رکھوں تو ادا ہو جائیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! پھر اس نے عرض کی: میری ماں نے کبھی حج نہیں کیا، تو کیا میں اس کی طرف سے حج کروں تو کافی ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔

۵۲۔ امام مسلم و بخاری نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مر گیا اور اس کے ذمے کچھ روزے تھے تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔

۵۰۔ مصنف ابن شیبۃ (۳/۳۸۷) تاریخ بغداد (۱/۳۶۳) فتح القدیر (۳/۶۵) فقہ السنۃ (۱/۵۶۹) تفہیم القرآن (۵/۲۱۷)

۵۱۔ مسلم، کتاب الصیام، باب ۲۷ قضاء الصیام عن المیت۔

۵۲۔ بخاری، کتاب الصیام، باب ۴۱ من مات وعلیہ صوم۔ مسلم کتاب الصیام، باب ۲۷ قضاء الصیام عن المیت۔

میّت کے لیے قرآن خوانی

میت کو قراءتِ قرآن کا ثواب پہنچنے میں اختلاف ہے۔ جمہور سلف صالحین اور تینوں آئمہ (امام اعظم، امام مالک اور امام احمد) ثواب کے قائل ہیں، ہمارے امام شافعی کو اس مسئلہ میں اختلاف ہے، ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى (سورۃ نجم ۳۹)

(اور یہ کہ ہر انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے)

پہلے گروہ نے اس آیت کا جواب کئی طرح سے دیا ہے:
اوپر والی آیت اس آیت سے منسوخ ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ
اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ (سورۃ طور ۲۱)

(اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی اتباع کی ہم (جنت میں) ان کی اولاد کو ان سے ملادیں گے)

اس ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ آباء و اجداد کی نیکو کاری کی وجہ سے ان کی اولاد کو جنت میں ان کے ساتھ ملادے گا۔

؎ خود امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ شافعی ہونے کے باوجود جمہور کے ساتھ ہیں (مرتب)

۲۔ پہلی آیت کا تعلق سیدنا ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام کی قوموں سے ہے، لیکن اس اُمتِ مرحومہ کا معاملہ جدا ہے، اسے اپنی سعی کا فائدہ بھی ہوتا ہے اور آپس میں ایک دوسرے کو نفع بھی پہنچاسکتے ہیں۔ یہ قول حضرت عکرمہ کا ہے۔

۳۔ ربیع بن انس کا قول یہ ہے کہ اس (پہلی) آیت میں لفظ انسان سے کافر مراد ہے۔ لیکن مومن کو اپنے کئے کا فائدہ بھی ہوتا ہے اور دوسرے کی کوشش کا نفع بھی پہنچتا ہے۔

۴۔ حضرت حسین بن فضل فرماتے ہیں کہ لیس للانسان الاما سعیٰ میں قانونِ عدل بیان کیا گیا ہے۔ لیکن فضل کا دروازہ کھلا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے جس قدر چاہے اضافہ فرمائے۔

۵۔ پانچواں جواب یہ ہے کہ للانسان میں لام علیٰ کے معنی میں ہے یعنی انسان پر اسی گناہ کا بوجھ ہوگا جو اس نے خود کیا ہے (اسے دوسرے کے عمل کی سزا نہیں ملے گی)

علمائے سلف نے ایصال ثواب پر قیاس سے استدلال کیا ہے جیسا کہ پہلے دعا، صدقہ، روزہ حج اور غلام آزاد کرنے کے بارے میں بیان ہوچکا ہے ثواب پہنچنے میں حج، صدقہ، وقف، دعا یا قراءت میں کوئی فرق نہیں ان حدیثوں سے یہ بات بھی واضح ہوجاتی ہے۔ جن کا ذکر آگے آرہا ہے۔ یہ احادیث اگرچہ ضعیف ہیں لیکن ان کا مجموعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ

۲-۳-۵ تفسیر قرطبی (۱۷/۱۱۴)

اس کی اصل موجود ہے، علاوہ ازیں ہر دور میں مسلمان جمع ہو کر اپنے فوت شدہ بھائیوں بہنوں کے لئے قرآن پڑھتے رہے ہیں۔ کسی نے بھی اس پر اعتراض نہیں کیا، گویا کہ یہ اجماع ہو گیا ہے۔

حافظ شمس الدین بن عبدالواحد مقدسی حنبلی نے اس موضوع پر ایک رسالہ تحریر فرمایا ہے، جس میں سارا مضمون موجود ہے

۶- امام قرطبی کا بیان ہے کہ شیخ عزالدین بن عبدالسلام فتویٰ دیا کرتے تھے کہ میت کو قراءتِ قرآن کا ثواب نہیں پہنچتا۔ جب فوت ہو گئے تو ان کے دوست نے انہیں خواب میں دیکھا تو سوال کیا کہ آپ کہا کرتے تھے کہ قرآن پڑھ کر میت کو جو ہدیہ کیا جاتا ہے، اس کا ثواب اسے نہیں پہنچتا۔ اب بتائے کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟

انہوں نے جواب دیا: دنیا میں میں یہی بات کہا کرتا تھا لیکن میں نے اب اس بات سے رجوع کر لیا ہے، جب کہ اس بارے میں اللہ کے کرم کا مشاہدہ کر لیا ہے۔ یقیناً مردے کو اس کا ثواب پہنچتا ہے۔

قبر کے پاس قرآن پڑھنا

رہا مسئلہ قبر کے پاس قرآن پڑھنے کا تو شریعت میں اس کے جائز ہونے پر ہمارے آئمہ اور دیگر بزرگوں کا تقریباً اتفاق ہے

۱- امام زعفرانی کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ سے قبر کے پاس قراءتِ قرآن کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا

۶- تذکرہ قرطبی (۱۱۱/۱)　　۷- الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، نمبر ۲۴۴، کتاب الروح ص ۲۴

اس میں کوئی حرج نہیں۔"

۲- امام نووی رحمتہ اللہ علیہ نے شرح مہذب میں امام شافعی کا مسلک تحریر فرمایا ہے کہ قبور کی زیارت کرنے والے کے لئے مستحب ہے کہ حسب توفیق قرآن کی تلاوت کرے اور اس کے بعد اہل قبور کے لئے دعا کرے۔ (اس پر آئمہ شافعیہ کا اتفاق ہے)

ایک دوسرے[۵۰] مقام پر یہ بھی لکھا ہے کہ اگر قبر پر مل کر قرآن ختم کریں تو یہ افضل ہے۔

۳- امام احمد رحمتہ اللہ علیہ قبر پر قرآن پڑھنے کا پہلے انکار کیا کرتے تھے لیکن جب انہیں اس کے حق میں دلیل مل گئی تو انہوں نے اپنے سابقہ موقف سے رجوع کر لیا۔[۵۱] اس کا ذکر باب مایقال عند الدفن میں گذر چکا ہے۔ جس میں ابن عمرو العلاء بن لجلاج کی دو مرفوع حدیثیں بیان کی گئی ہیں۔

۵۳- حضرت خلال نے جامع میں امام شعبی سے روایت کیا ہے کہ انصار میں سے جب کوئی مرجاتا تو اس کی قبر پر قرآن پڑھنے کے لئے وہ جایا کرتے تھے۔

۵۴- ابو محمد سمرقندی نے فضائل (قل ھو اللہ احد) میں حضرت علی رضی

۵۰ ریاض الصالحین باب ۱۶۱ الدعاء للمیت بعد دفنہ، کتاب الاذکار باب مایقول بعد الدفن

۵۱ الامر بالمعروف والنہی المنکر، نمبر ۱۷۲، ۱۷۳، کتاب الروح ص ۳۳، المغنی (۲۲۴/۲)

۵۳- شعب الایمان، حدیث نمبر ۹۲۹۴، مجمع الزوائد (۴۴/۳) الامر بالمعروف والنہی عن المنکر نمبر ۲۳۹، مشکاۃ، کتاب الجنائز، باب دفن المیت

۵۴- الامر بالمعروف والنہی عن المنکر ۲۳۷، ۲۳۸، کتاب الروح ص ۳۳ مجمع الزوائد (۴۴/۳)

اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی کہ جو شخص قبرستان میں گیا اور اس نے سورہ اخلاص کو گیارہ بار پڑھا، پھر اس کا ثواب مُردوں کو بخشا تو اسے مُردوں کی تعداد کے مطابق اجر عطا کیا جائے گا۔ (کشف الخفا ۳۷۲/۲)

۵۵۔ ابو قاسم سعد بن زنجانی نے اپنی کتاب فوائد میں بیان کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قبرستان میں داخل ہوا اور سورۂ فاتحہ، سورۂ اخلاص اور سورہ تکاثر پڑھ کر دعا کی: اے اللہ! میں نے تیرے کلام میں سے جو کچھ پڑھا ہے اس کا ثواب اہل قبور مسلمان مُردوں اور عورتوں کو پیش کرتا ہوں۔ تو وہ مُردے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تلاوت اور دعا کرنے والے کے لئے سفارش کریں گے۔

قاضی ابوبکر عبدالباقی انصاری نے اپنی کتاب مشیخہ میں سلمہ بن عبید سے روایت کی ہے کہ حماد مکی نے بیان کیا کہ میں ایک رات مکہ شریف کے قبرستان میں گیا اور ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا تو میں نے اہل قبور کو مختلف حلقے بنائے دیکھا، میں نے ان سے کہا: کیا قیامت برپا ہو گئی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں ہمارے ایک بھائی نے قل ھو اللہ احد پڑھ کر اس کا ثواب ہمیں بخشا ہے، ہم ایک سال سے اسے تقسیم کر رہے ہیں۔

۵۶۔ حضرت خلال کے شاگرد عبدالعزیز نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس

۵۵۔ الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، نمبر ۲۴۴، کتاب الروح ص ۳۴،

۵۶۔ فتح القدیر (۶۵/۳) کشف الخفا (۳۷۲/۲)، مراقی الفلاح اعلاء السنن (۲۸۷/۵)، تفہیم القرآن (۲۶۷/۵) تذکرہ (۱۰۲/۱)

رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قبرستان میں جا کر سورہ یٰسین پڑھی اس کو قبرستان کے مُردوں کی گنتی کے برابر نیکیاں ملیں گی اور اہل قبور سے اللہ تعالیٰ عذاب کو ہلکا کر دے گا۔

(اعلاء السنن ۲۸۸/۸) (المغنی ۴۲۷/۲۔ الشرح الکبیر ۴۲۵/۲)

۵۷۔ حدیث پاک اِقْرَءُوا عَلٰی مَوْتَاکُمْ یٰسین (اپنے مُردوں پر سورہ یٰسین پڑھا کرو) کے بارے میں امام قرطبی نے فرمایا: اس کا ایک مطلب تو یہ ہو سکتا ہے کہ اس کو مُردے کے پاس موت کی حالت میں پڑھنا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قبر کے پاس پڑھا جائے۔ عـه

میں (جلال الدین سیوطی) کہتا ہوں پہلا مطلب تو جمہور کا قول ہے، جیسا کہ ابتدائے کتاب میں گزرا اور دوسرا مفہوم ابن عبدالواحد مقدسی نے اپنے اس رسالہ میں بیان فرمایا ہے جس کی طرف میں نے پہلے اشارہ کیا۔ علاوہ ازیں مَوْتَاکُمْ کے لفظ کو عام معنیٰ میں لیا جائے تو دونوں حالتوں کو یہ حدیث شامل ہے۔

۵۸۔ ہمارے متاخرین بزرگوں سے محب الدین طبری نے فرمایا ہے کہ امام غزالی نے احیاء العلوم میں اور عبدالحق نے العاقبۃ میں امام احمد بن حنبل سے روایت کی ہے کہ جب تم قبرستان میں جاؤ اور اہل قبور کے ثواب کے لئے سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھو تو ان کو اس کا ثواب پہنچے گا

۵۷۔ اعلاء السنن (۲۸۸/۸) عـه العاقبۃ ۱۸۴، تذکرہ (۱۰۷/۱) کتاب الروح ص ۳۵۔

۵۸۔ تذکرہ ص ۲۷۶، مغنی (۴۲۷/۲) شرح کبیر (۴۲۵/۲) عـه شرح الصدور ص ۳۰۳۔

١٠- امام قرطبی نے فرمایا: بعض علماء کا کہنا کہ پڑھنے والے کے لئے قرآن پڑھنے کا ثواب ہے اور میت کے لئے سننے کا، اس لئے اس پر رحمت نازل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (الاعراف ٢٠٣)

(اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو، تاکہ تم پر رحم ہو)

امام قرطبی کہتے ہیں کہ اللہ کے کرم سے کوئی بعید نہیں کہ مُردے کو پڑھنے اور سننے دونوں کا ثواب ملے گا، اور اسے وہ ثواب بھی پہنچے گا جو اسے قراءت قرآن ہدیہ کیا گیا ہے، اگرچہ اس نے نہ سنا ہو، جیسا کہ صدقہ اور دعا کا فائدہ پہنچتا ہے۔ (تذکرہ)

حنفیہ کے مشہور فتاویٰ قاضیخاں میں ہے: جو شخص قبروں کے پاس قرآن اس نیت سے پڑھے کہ اہل قبور کو قرآن کی آواز سے اُنس محسوس ہو تو وہ تلاوت کر سکتا ہے، اگر اس کا یہ قصد نہ ہو تو اللہ سنتا ہے جہاں بھی قراءت کی جائے۔[٥٨] امام قرطبی نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہمارے بعض علماء نے قبر کے پاس قرآن پڑھنے سے میت کو فائدہ پہنچنے پر اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے جس میں آتا ہے کہ

٥٩- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی ٹہنی توڑی اور اسے

---

(٥٩) ابوداود، کتاب الجنائز، باب القراءة عند المیت، ابن ماجہ، کتاب الجنائز
عمل الیوم واللیلہ حدیث ١٠٧٤، مسند احمد (٢٧٥، ٢٧)، مستدرک (٥٦٥/١)، ابن حبان، کتاب الجنائز، حدیث نمبر ٢٩٩١- ٥٨ فتاویٰ قاضی خان کتاب الحظر والاباحہ، فصل آخر (٤٢٣/٤)۔

چیر کر دو کر دیا اور دو قبروں پر ایک ایک حصہ گاڑ دیا اور فرمایا

لَعَلَّهُ يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا

(امید ہے کہ ان ٹہنیوں کے خشک ہونے تک ان کے عذاب میں کمی ہوگی)

امام خطابی نے فرمایا کہ اہل علم کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ کائنات کی چیزیں جب تک اپنی پیدائشی حالت میں رہتی ہیں۔ یا نباتات میں سبزی اور طراوت رہتی ہے وہ تسبیح الٰہی میں مشغول رہتی ہیں۔[٥٩]

امام خطابی کے علاوہ دیگر ائمہ نے بھی اس سے استدلال کیا ہے کہ جب درخت کی شاخ کے تسبیح کرنے سے مُردوں کا عذاب کم ہو سکتا ہے تو مومن کے قرآن پڑھنے سے کتنا فائدہ ہوگا۔ نیز فرمایا: قبروں کے پاس درخت لگانے کی یہ حدیث اصل ہے۔

٦٠- ابن عساکر نے حماد بن سلمہ کے واسطے سے حضرت قتادہ بن ابی برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گذرے، قبر والے کو عذاب ہو رہا تھا، آپ نے ایک شاخ لے کر قبر میں گاڑ دی اور فرمایا:

عسی ان یرفع عنہ مادامت رطبۃ (توقع ہے کہ جب تک (یہ ٹہنی) تر رہے گی اس سے عذاب اٹھا دیا جائے گا)

٦١- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ جب میں

---

٥٩ اعلام الحدیث (٢٧٤/١) تسلیۃ اھل المصائب ص ١٨١
٦١- اعلاء السنن (٢٨٨/٨-٢٩٢)

مرجاؤں تو میری قبر میں دو ٹہنیاں میرے ساتھ رکھ دینا۔

ابن سعد نے حضرت مورق سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بھی ایسی ہی وصیت کی تھی۔

عذاب قبر سے رہائی کے اسباب

امام سیوطی رحمہ اللہ کی شرح الصدور کے دو ابواب کا ترجمہ آپ پڑھ چکے ہیں۔ اسی کتاب میں متفرق طور پر کئی اور اوصاف واعمال کا ذکر آیا ہے جن کے سبب اللہ تعالیٰ فضل ورحمت فرماتا ہے اور مردہ قبر کے فتنہ وعذاب سے محفوظ رہتا ہے۔

چند ایسے مفید اعمال یہاں ذکر کیے جاتے ہیں تاکہ مسلمان خود بھی فائدہ اٹھائیں اور اپنے مرنے والے بھائیوں کو بھی نفع پہنچائیں۔ بعض عمل ایسے ہیں جن کا تعلق مرنے والے کی زندگی سے ہے اور خود اس کے کرنے کے ہیں جیساکہ شروع میں بھی چند احادیث گزر چکی ہیں۔ اور کچھ اعمال ایسے بھی ہیں جو میت کے رشتہ دار دوست احباب اور عام مسلمان خلوصِ دل سے کریں تو اللہ کے فضل وکرم سے فوت شدہ اہل ایمان کو فائدہ پہنچ سکتا ہے

پہلے ہم ان امور کا ذکر کرتے ہیں جو اپنی زندگی میں کرنے کے ہیں۔

امتحان قبر کی تیاری

۱۔ مسند الفردوس میں امام دیلمی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی زبانوں کو ان کلمات کا عادی بناؤ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبُّنَا
وَالْاِسْلَامُ دِيْنُنَا وَمُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا

(اللہ کے سوا کوئی عبادت کا حقدار نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں، اللہ ہمارا رب ہے، اسلام ہمارا دین ہے، اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے نبی ہیں) کیونکہ تم سے قبروں میں ان باتوں سے متعلق سوالات ہوں گے۔

(شرح الصدور، باب فتنۃ القبر ص ۵۲)

۲۔ ابن شاہین نے کتاب السنۃ میں حضرت راشد سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: تم اپنی دلیل وحجت سیکھ لو کیونکہ تم سے سوال ہونا ہے۔ (حضور کی اس تعلیم کا) یہاں تک اثر تھا کہ خاندان انصار کے لوگ اپنے کسی مرنے والے کے پاس حاضر ہوتے تو اسے اس بات کی وصیت کرتے اور جب کوئی لڑکا صاحب عقل ہوتا تو اسے تعلیم دیتے کہ جب تجھے پوچھیں من ربک (تیرا رب کون ہے) تو تم کہو اللہ ربی (اللہ میرا رب ہے) اور مادینک (تیرا دین کیا ہے) کے جواب

میں کہو اَلْاِسْلَامُ دِیْنِیُ (میرا دین اسلام ہے) اور مَنْ نَّبِیُّکَ (تیرا نبی کون ہے) کا جواب دینا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(شرح الصدور، باب فتنہ القبر ص ۵۸)

۳۔ مندرجہ بالا روایات کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس کو امام احمد اور امام ترمذی نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب کوئی مسلمان بندہ صبح و شام تین تین بار کہتا ہے

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا

(میں اس پر راضی و خوش ہوں کہ میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس بندے کو قیامت کے دن اپنے فضل سے راضی کردے۔

سب بھائیوں کو چاہیئے کہ یہ وظیفہ صبح و شام مطلب سمجھ کر پڑھا کریں تاکہ قبر میں جواب آسان ہو اور قیامت کے روز اللہ کی رضا حاصل ہو۔ (مرتب)

ایمان

۴۔ امام احمد، بزار، ابن ابی الدنیا، ابن ابی عاصم (اپنی کتاب السنۃ میں) ابن مردویہ اور امام بیہقی نے صحیح سند سے حضرت ابو سعید خدری رضی

۳۔ مشکاۃ، کتاب الدعوات، باب مایقول عند الصباح والمساء

۴۔ کشف الاستار (۱/۴۱۲، ۴۱۳)، مجمع الزوائد (۳/۴۷، ۴۸)، تذکرہ (۱/۱۳۶)

اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر تھا، آپ نے فرمایا: اے لوگو! یہ یقینی بات ہے کہ اس امت کا قبروں میں امتحان ہوتا ہے۔ جب انسان دفن کر دیا جاتا ہے تو اس کے ساتھی چلے جاتے ہیں، موت کا فرشتہ اُس کے پاس آتا ہے۔ وہ اپنے ہاتھ میں ہتھوڑا لئے مردے کو بٹھا کر کہتا ہے کہ اِس مرد کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ اگر وہ صحیح مومن تھا تو کہتا ہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

فرشتہ اسے کہتا ہے تو نے سچ کہا۔ پھر دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور فرشتہ اسے کہتا ہے، اگر تو اپنے رب پر ایمان نہ لاتا تو تیری جگہ یہ تھی۔ لیکن جب تو مومن ہے تو تیرا مقام یہ ہے اور اسی وقت جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے، جب وہ جنت میں اپنا مقام دیکھتا ہے تو اس کی طرف جانے لگتا ہے فرشتہ اسے کہتا ہے ٹھہرو اور اس کے لئے قبر وسیع کر دی جاتی ہے (اس کے بعد کافر سے سوالات کا ذکر ہے) (شرح الصدور، باب فتنۃ القبر ص ۵۴)

ف۔ تھوڑے تھوڑے اختلاف کے ساتھ بہت سی احادیث اس مضمون کی اسی باب میں اور حدیث کی دوسری کتابوں میں موجود ہیں جیسے مَنْ رَّبُّکَ؟ مَا دِیْنُکَ؟ مَنْ نَّبِیُّکَ؟ وغیرہ۔

تلاوت قرآن اور اس کے احکام پر عمل

۵ - امام ابن ابی الدنیا نے کتاب التہجد میں، ابن الضریس نے فضائل القرآن میں، اور حمید بن زنجویہ نے فضائل الاعمال میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں کوئی شخص رات کو اٹھتا ہے اور قرآن کی تلاوت ذرا بلند آواز سے کرتا ہے ---- (کچھ تفصیل کے بعد ارشاد ہوتا ہے) جب اسے دفن کر دیا جاتا ہے تو منکر نکیر آجاتے ہیں تو قرآن سامنے آکر دونوں فرشتوں اور اس مردے کے درمیان حائل ہو جاتا ہے۔ منکر نکیر قرآن کو کہتے ہیں: ہٹ جاؤ ہم اس سے سوال کرنا چاہتے ہیں، قرآن کہتا ہے۔ بخدا میں اس سے جدا نہیں ہوں گا یہاں تک کہ اسے جنت میں داخل کردوں، اگر تمہیں اس کے بارے میں کوئی حکم ملا ہے تو تم جانو۔ پھر میت سے قرآن مخاطب ہو کر کہتا ہے: کیا تو مجھے پہچانتا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے: نہیں۔ پھر اسے کہتا ہے میں قرآن ہوں، میں وہی ہوں جو تجھے رات کو بیدار رکھتا تھا۔ دن کو (روزے کی وجہ سے) تجھے پیاسا رکھتا تھا، تیری نفسانی خواہشات سے تجھے باز رکھتا تھا، تیرے کان اور آنکھ کو ناجائز باتوں سے روکتا تھا، اب تو مجھے اپنے

۵- اس حدیث کے ہم معنی ایک حدیث امام قرطبی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے ذکر کی ہے۔ (تذکار ص ۹۲، ۹۳)

دوستوں میں سچا دوست پائے گا، اور اپنے بھائیوں میں سچا بھائی: تمہارے لیے خوشخبری ہے کہ منکر نکیر کے سوالات کے بعد تجھے کوئی فکر اور غم نہیں پھر منکر نکیر چلے جاتے ہیں تو قرآن بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو کر اور مردے کے لئے بستر کا سوال کرتا ہے، اسے بستر، چادر، جنت کا نورانی فانوس اور جنت سے چنبیلی کی خوشبو عطا کرنے کا حکم ہوتا ہے، ان چیزوں کو آسمانِ دنیا کے ہزار مقرب فرشتے اٹھا کر چلتے ہیں اور قرآنِ پاک ان کے آگے آگے ہوتا ہے، میت کے پاس آکر کہتا ہے: کیا تو میرے بعد اداس ہو گیا تھا، جب سے میں تجھ سے جدا ہوا ہوں نہ میں نے تیرے لیے بستر اور روشنی کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے بات کی ہے اور یہ لے آیا ہوں، پھر فرشتے داخل ہو کر اسے ایک طرف سے اٹھاتے ہیں اور بستر بچھاتے ہیں اور چنبیلی کی خوشبو کو اس کے سینے کے پاس رکھتے ہیں، پھر اسے اٹھا کر دائیں کروٹ پر لٹا دیتے ہیں اور آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ مردہ چت لیٹ کر ان کی طرف دیکھتا ہے یہاں تک کہ وہ آسمان میں داخل ہو جاتے ہیں۔ پھر قرآن قبر میں قبلہ کی طرف پیچھے ہٹتا ہے اور اللہ کے حکم کے مطابق قبر کو وسیع کر دیا جاتا ہے۔

(شرح الصدور، باب فتنۃ القبر ص ۔ ۵۰)

سورہ ملک

۶۔ امام خلف بن ہشام نے فضائل القرآن میں، اور امام بیہقی سنن میں اور حاکم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے (اور کہا کہ اس کی سند صحیح ہے) کہ یہ سورہ ملک مانعہ (عذاب قبر کو روکنے والی) ہے۔ جب عذاب قبر سر کی طرف سے آتا ہے تو اس کا سر کہتا ہے: مجھ پر حملہ کرنے کا تجھے کوئی راستہ نہیں کیونکہ میرے اندر سورہ ملک محفوظ ہے، پھر عذاب پیروں کی طرف سے آتا ہے تو اس کے پاؤں کہتے ہیں: تیرے لئے ادھر سے بھی کوئی راستہ نہیں اس لئے کہ ان ہی پاؤں پر کھڑا ہو کر سورہ ملک (نماز میں) تلاوت کرتا تھا۔

۷۔ امام نسائی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جس شخص نے سورہ ملک ہر رات پڑھی، اللہ تعالیٰ اُسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھے گا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں ہم لوگ اس سورت کو مانعہ کہتے تھے۔

۸۔ امام ترمذی نے روایت کیا اور اس کو حسن فرمایا، اور حاکم و بیہقی نے بھی روایت کی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی صلی

۶۔ مجمع الزوائد (۱۲۸/۷) المتجر الرابح حدیث نمبر ۱۲۲۵۔ مستدرک (۴۹۸/۲)
۷۔ مجمع الزوائد (۱۲/۷)، المتجر الرابح حدیث نمبر ۱۲۲۴۔
۸۔ ترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الملک، تذکرہ (۱۵۰۱) تذکار ص ۱۹۵، تفسیر ابن کثیر جلد چہارم سورۃ الملک

اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص نے کسی قبر پر اپنا خیمہ لگایا، اسے علم نہ تھا کہ یہ قبر ہے، اچانک انہیں کوئی انسان سورہ تبارک الذی پڑھتا سنائی دیا یہاں تک کہ پوری سورت پڑھی گئی۔ اس صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ قصہ عرض کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مُنجیہ اور مانعہ ہے، میت کو عذابِ قبر سے نجات دلاتی ہے۔

۹۔ ابو عبیدہ نے اپنی کتاب فضائل میں اور بیہقی نے دلائل میں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ جب کوئی شخص مرجاتا ہے تو اس کے گرد آگ جلائی جاتی ہے تو آگ کے قریب جو کچھ ہوتا ہے وہ اُسے جلا دیتی ہے اگر کوئی عمل اس سے بچانے والا نہ ہو۔ ایک آدمی مر گیا اسے سورہ تبارک کے علاوہ قرآن یاد نہیں تھا، آگ اس کے سر کی جانب سے آئی تو سورت نے کہا: یہ مجھے پڑھتا تھا پھر پاؤں کے طرف سے آگ آئی تو سورت نے کہا: یہ نماز میں کھڑے ہو کر میری تلاوت کرتا تھا، پھر وہ پیٹ کی طرف سے آئی تو سورۃ نے کہا: اس نے مجھے محفوظ رکھا تھا، اس طرح سورت ملک نے اس کو عذاب قبر سے نجات دلائی۔

۱۰۔ تفسیر ابن کثیر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، میں چاہتا ہوں کہ میرے ہر ایک امتی کے دل میں یہ سورت ہو، (یعنی ہر

۹۔ تذکار ص ۱۹۵
۱۰۔ مجمع الزوائد (۱۲۷/۷/۴)، تفسیر ابن کثیر جلد چہارم سورۃ الملک، کتاب الروح ص ۱۰۵۔

امتی کو زبانی یاد ہو) مرتب

۱۱- امام عبد بن حمید نے اپنی مسند میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ انہوں نے ایک آدمی سے کہا: کیا میں تم کو ایک حدیث کا تحفہ نہ دوں جس سے تم خوش ہو جاؤ؟ اس نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ سورہ ملک خود بھی پڑھو اور اپنی بیوی، اولاد گھر کے بچوں اور پڑوسیوں سب کو سکھاؤ کیونکہ یہ سورت نجات دلانے والی ہے اور اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں وکالت کرے گی اور دوزخ سے چھٹکارہ کا مطالبہ کرے گی اور اس کا پڑھنے والا عذاب قبر سے نجات پائے گا۔

سورہ الم تنزیل اور سورہ ملک

۱۲- امام دارمی نے اپنی مسند میں خالد بن معدان سے روایت کی کہ الم تنزیل قبر اپنے پڑھنے والے کی طرف سے جھگڑے گی اور کہے گی: اے اللہ! اگر میں تیری کتاب سے ہوں تو اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اور اگر میں تیری کتاب سے نہیں تو مجھے اپنی کتاب سے مٹا دے اور پرندے کی طرح ہو کر اپنے دونوں پروں کا سایہ اس پر کرے گی ۔صاحب قبر کے حق میں اس کی شفاعت قبول کر لی جاتی ہے اور اسے

۱۱- تذکرہ (۱/۱۵۰) تفسیر ابن کثیر، جلد چہارم سورۃ الملک۔ کتاب الروح ص ۱۰۵ (ترجمہ اردو)
۱۲- سنن الدارمی (۲-۴۵۵)

عذاب قبر سے بچا لے گی اور سورہ تبارک کے بارے میں بھی اسی طرح حدیث میں ہے اور خالد بن معدان ان دونوں سورتوں کو پڑھے بغیر نہ سوتے تھے۔

۱۳- امام دارمی اور ترمذی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سورۃ الم تنزیل اور سورہ ملک سونے سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ (شرح الصدور ص (۱۸۴ تا ۱۸۶)

سورہ اخلاص کی برکت

۱۴- ابو نعیم نے حلیہ میں عبداللہ بن شخیر سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مرض موت میں قل ھو اللہ احد پڑھ لیا وہ سوالات قبر میں مبتلا نہیں ہو گا، قبر کی تنگی سے امن میں رہے گا اور قیامت کے دن فرشتے اسے اپنی ہتھیلیوں پر اٹھائیں گے یہاں تک کہ اسے پل صراط سے گزار کر جنت کے دروازے تک پہنچائیں گے۔ (شرح الصدور باب ضمۃ القبر ص ۴۶)

دو رکعت نفل

۱۵- اما اصبہانی نے ترغیب میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی عیلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کی

۱۳- ترمذی، ابواب الفضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الملک سنن الدارمی (۲/۴۵۵)
۱۴- تذکرہ (۱/۱۰۳)

رات مغرب کے بعد نفل پڑھے، ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ایک بار پڑھے اور سورہ اِذازلزلت پندرہ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر موت کی سختیاں آسان کردے گا اسے عذابِ قبر سے پناہ دے گا اور قیامت کے دن وہ باسانی پل صراط سے گذر جائے گا۔ (شرح الصدور

۱۶۔ امام ابن ابی الدنیا نے کتاب التہجد میں سری بن مخلد سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر سے فرمایا: اگر تم کسی سفر کا اردہ کرو تو خوب تیاری کرتے ہو، قیامت کے راستے کا سفر کیسے طے ہو گا؟ اے ابوذر! کیا میں تجھے ایسی چیز نہ بتاؤں جو تجھے اس دن نفع پہنچائے؟ انہوں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں ہاں (ضرور بتلائیے) آپ نے فرمایا: سخت گرمی کے موسم میں حشر و نشر کے دن کے لئے روزہ رکھو، اور دو رکعت رات کے اندھیرے میں قبروں کی وحشت کے لئے پڑھو۔ (شرح الصدور ص ۶۵)

ایک وظیفہ تین عطیے

۱۷۔ دیلمی نے اور خطیب نے (کتاب الرُّوٰۃ) میں امام مالک سے نیز ابو نعیم اور ابن عبدالبر نے (التمہید میں) حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہر روز سو (۱۰۰ بار)

۱۷۔ اذکار معصومیہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ پڑھے۔

(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بادشاہ برحق اور ہر چیز کو واضح کرنے والا ہے۔)

وہ فقر و محتاجی سے محفوظ رہے گا، قبر کی تنہائی میں اسے اُنس نصیب ہو گا اور اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

خطیب بغدادی نے اسے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت کیا ہے۔ (شرح الصدور ص ۶۵)

علم دین

۱۸۔ امام دیلمی نے الفردوس میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب عالم دین فوت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے علم کو قبر میں ایک ساتھی کی صورت عطا فرماتا ہے جو اسے قیامت تک بہلاتا ہے اور زمین کے موذی جانوروں کو اس سے دور ہٹاتا ہے (شرح الصدور ص ۶۵)

۱۹۔ امام احمد نے الزھد میں روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی کی کہ خیر اور بھلائی کا علم سیکھو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو کیونکہ میں علم دین سکھانے اور سیکھنے والوں کی قبر کو روشن کرتا ہوں تا کہ انہیں اپنی قبروں میں وحشت نہ ہو۔ (شرح الصدور (۶۵)۔ بشری الکئیب، باب ذکر الموٴمن فی قبرہ ص ۶۹)

شہید اور مُرابط

۲۰۔ امام ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت مقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک شہید کی چھ خصوصیت ہیں (۱) خون گرتے ہی اللہ اسے بخش دیتا ہے اور وہ اپنا جنتی ٹھکانا دیکھ لیتا ہے (۲) عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے (۳) بڑی گھبراہٹ (یعنی حشر کے دن) امن میں رہے گا۔ (۴) اس کے سر پر عزت و وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک ایک یاقوت ساری دنیا سے بہتر ہوگا (۵) بہتر (۷۲) بڑی بڑی آنکھوں والی حوروں سے اس کی شادی ہوگی (۶) اور اپنے ستر عزیزوں کی سفارش کرے گا
(شرح الصدور باب ما ینجی من عذاب القبر ص 77)

۲۱۔ امام نسائی نے حضرت راشد بن سعد سے روایت کی کہ ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیا بات ہے کہ شہیدوں کے سوا تمام مومنوں کا قبر میں امتحان ہوتا ہے؟ فرمایا ان کے سروں پر تلواروں کی چمک ہی کافی آزمائش ہے۔

علامہ ابن قیم لکھتے ہیں: اس کا یہ مطلب ہے کہ اس کے سروں پر تلوار کی چمک سے اس کے نفاق و ایمان کی آزمائش ہو چکی، چونکہ وہ میدانِ جنگ سے بھاگا نہیں، منافق ہوتا تو سر پر تلوار کی چمک دیکھتے ہی

۲۰۔ ترمذی، ابواب فضائل الجہاد باب ماجاء ای الناس افضل کے بعد۔ کتاب الروح ص ۱۰۵
۲۱۔ المتجر الرابح حدیث نمبر ۱۱۳۰، کتاب الروح ص ۱۰۵ (اردو ترجمہ)

الٹے پاؤں بھاگ جاتا۔۔۔ اس کا ایمان اسے قتل گاہ میں لے آیا اور قبر میں امتحان کی ضرورت نہیں رہی۔ (کتاب الروح ص ۱۰۶ مترجم اردو)

۲۲۔ امام ترمذی نے حضرت فضالہ سے روایت کی اور اس کی سند کو صحیح کہا، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مرنے والے کے سربمہر کر دیے جاتے ہیں (یعنی ان میں اضافہ نہیں ہو سکتا) سوائے اس کے جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے دیتے فوت ہو جائے اس کا عمل قیامت تک جاری رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنے سے محفوظ رہتا ہے۔ امام ابوداود نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۲۳۔ امام مسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ میں نے سنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: اللہ کی راہ میں ایک دن رات پہرہ دینا، ایک ماہ کے روزوں سے اور رات کے قیام سے بہتر ہے، اور اگر مر جائے تو جو عمل کرتا تھا جاری رہے گا، اور اس کا رزق بھی منقطع نہ ہوگا اور منکر نکیر سے محفوظ رہے گا۔ (شرح الصدور، باب من من لایسئل فی القبر ص ۶۱)

مسجد میں روشنی اور خوشبو

۲۴ ابوالفضل طوسی نے عیون الاخبار میں اپنی سند سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جو شخص اللہ کی مسجدوں کو روشن کرے

۲۲۔ ریاض الصالحین، کتاب الجہاد، حدیث ۱۲۹۲
۲۳۔ ریاض الصالحین، کتاب الجہاد، حدیث نمبر ۱۲۹۱

گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو روشن کرے گا، اور جو آدمی مسجد میں اچھی خوشبو لگائے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر میں جنت کی خوشبو داخل کرے گا۔

(شرح الصدور باب فظاعۃ القبر و سہولتہ الخ ص ۶۳)

درخت لگانا اور زراعت کرنا

۲۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا فصل بوتا ہے تو اس میں سے اگر کوئی پرندہ یا انسان یا چوپایا کچھ کھالیتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوگا۔ (رواہ البخاری و مسلم والترمذی)

۲۶۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان کوئی پودا لگاتا ہے اور اس میں سے جو کھایا جائے وہ اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔ جو چوری ہو وہ بھی صدقہ ہے، اس میں سے جو درندہ کھائے گا وہ بھی صدقہ ہوگا، جو پرندہ اس میں سے کھائے وہ بھی صدقہ ہے، غرضیکہ جو بھی اس میں سے کچھ لے گا وہ درخت لگانے والے کے لئے صدقہ ہوگا۔ (رواہ مسلم)

۲۵۔ بخاری، کتاب الحرث والمزارعۃ، باب اول۔ مسلم، کتاب المساقات، باب الحرث والزرع

۲۶۔ مسلم، کتاب المساقات والمزارعۃ

لوگوں کو ایذا نہ دینا

۲۷۔ ابن مندہ نے ابن کاہل سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے لوگوں کو تکلیف دینا ترک کردیا، اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس سے عذاب قبر روک دے۔ (بشری الکئیب ص۔ ۱۷)

ایک جامع حدیث

۲۸۔ طبرانی نے کبیر میں، حکیم ترمذی نے نوادرالاصول میں اور اصبہانی نے ترغیب میں عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت کی کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے: میرے ایک امتی کے پاس ملک الموت تشریف لائے کہ اس کی روح قبض کریں تو اس کا اپنے والدین سے نیک سلوک کرنا آگیا اور اس کو ہٹا دیا اور ایک امتی کو میں نے دیکھا کہ اسے عذاب قبر نے گھیر رکھا ہے لیکن اس کے وضو نے اسے چھڑا لیا، میں نے ایک امتی کو دیکھا کہ اسے شیطانوں نے وحشت میں ڈال رکھا ہے، اللہ کے ذکر نے آکر اسے خلاصی دلائی ایک امتی کو دیکھا کہ عذاب کے فرشتوں نے اسے گھیر رکھا ہے تو اس کی نماز نے آکر ان سے چھڑایا، ایک امتی کو دیکھا کہ پیاس کی شدت نے

۲۸۔ نوادر الاصول ص ۲۲۳۔ ۲۳۰۔ مجمع الزوائد (۱۷۹/۷) تفسیر ابن کثیر (/۲) کتاب الروح ص ۱۰۸ (اردو ترجمہ)

زبان نکالے ہوئے ہے اتنے میں اس کے روزے آ گئے اور اس کو سیراب کر دیا، ایک امتی کو دیکھا کہ انبیاء حلقے بنائے بیٹھے تھے یہ جس حلقے میں بیٹھنا چاہتا ہے اسے دھتکار دیا جاتا ہے اسی وقت اسکی جنابت کا غسل آیا اور اس کو میرے پاس بٹھا دیا، ایک امتی کو دیکھا کہ اس کے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے تو اس کا حج اور عمرہ آ گیا اور اسے اندھیرے سے نکال کر نور میں پہنچا دیا، ایک اور امتی کو دیکھا کہ وہ مومنوں سے کلام کرنا چاہتا ہے لیکن وہ اس سے بولتے نہیں تو صلہ رحمی آ کر مومنین سے کہتی ہے کہ تم اس سے کلام کرو اور وہ اس سے بات چیت کرنے لگتے ہیں، ایک امتی کو دیکھا کہ اپنے منہ پر سے آگ کے شعلے ہٹانے کو ہاتھ بڑھا رہا ہے اتنے میں اس کے خیرات صدقہ آئے اور اس کے منہ پر پردہ اور اوٹ ہو گئے اور اسکے سر پر سایہ بن گئے، اپنے ایک امتی کو دیکھا کہ عذاب کے فرشتوں نے اسے ہر طرف سے گھیر لیا ہے لیکن اس کا نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا آیا اور ان کے ہاتھوں سے چھڑا کر رحمت کے فرشتوں سے ملا دیا، ایک امتی کو دیکھا کہ گھٹنوں کے بل گرا ہوا ہے لیکن اس کے اور خدا کے درمیان پردہ ہے، اس کے اچھے اخلاق آئے اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اللہ کے پاس پہنچا دیا۔ اپنے ایک امتی کو دیکھا کہ اس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں طرف آ رہا ہے لیکن اس کے خوفِ خدا نے آ کر اسے اس کے دائیں طرف کر دیا، ایک امتی کو میں نے دیکھا کہ اسکا نیکیوں کا پلڑا ہلکا رہا اس کے فوت شدہ نابالغ بچے آ

گئے تو ترازو میں اس کی نیکیاں بڑھ گئیں، ایک امتی کو میں نے جہنم کے کنارے کھڑا دیکھا اسی وقت اس کا خدا سے ڈرنا آ گیا اور اسے جہنم سے بچا لے گیا۔

میں نے اپنے ایک امتی کو دیکھا کہ اسے جہنم میں گرانے کے لئے اوندھا کر دیا گیا ہے لیکن اسی وقت اس کے وہ آنسو آ گئے جو اس نے خوفِ خدا سے دنیا میں بہائے تھے، انہوں نے اسے خلاصی دلائی۔

میں نے ایک امتی کو دیکھا کہ پل صراط پر کھڑا ہے اور ٹہنی کی طرح لرز رہا ہے اس کا اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن آیا اور اسے بچا لیا اور وہ پل صراط سے گزر گیا۔ ایک امتی کو میں نے دیکھا کہ پل صراط پر گھسٹتا ہے اور کبھی لڑھکیاں کھاتا ہے اتنے میں اسکا مجھ پر درود پڑھنا آیا اور ہاتھ تھام کر سیدھا کر دیا اور وہ پار اتر گیا۔

ایک امتی کو دیکھا کہ جنت کے دروازے پر پہنچ گیا، لیکن جنت کا دروازہ بند ہو گیا، اسی وقت لا الہ الا اللہ کی شہادت آئی اور دروازہ کھل گیا اور وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

میں نے دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے، میں نے جبریل سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگوں کے درمیان چغل خوری کرنے والے ہیں۔

میں نے کچھ مردوں کو دیکھا وہ اپنی زبانوں کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں، میں نے جبریل سے ان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا

کہ یہ لوگ بلاوجہ مسلمان مردوں عورتوں پر گناہ کی تہمت لگانے والے ہیں۔

قرطبی کہتے ہیں کہ یہ حدیث بہت عظیم ہے، اس میں ایسے مخصوص اعمال کا ذکر کیا گیا ہے جو خاص آفات سے محفوظ رکھیں گے۔

حافظ ابن قیم نے تحریر کیا ہے کہ حافظ ابو موسیٰ فرماتے تھے کہ یہ حدیث اعلیٰ درجہ کی حسن ہے ------ علامہ ابن تیمیہ نے فرمایا: سنت کے اصول اس کی گواہی دیتے ہیں اور یہ بہترین حدیثوں میں سے ہے۔ (کتاب الروح ص ۱۰۸ ترجمہ اردو)

فوت شدہ اہلِ ایمان کی مدد

مسلمان فوت ہونے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے یہ راستہ بھی کھلا رکھا ہے کہ زندہ لوگ اپنے مردوں کے لئے کچھ اعمال کر سکتے ہیں جن سے فوت شدہ لوگوں کو فائدہ پہنچ سکتا ہے ایسے کاموں کا ذکر شروع کتاب میں بھی گزر چکا ہے اور چند کا بیان یہاں کیا جاتا ہے کیونکہ ان کا ذکر گذشتہ بابوں میں نہیں آیا۔

میت کا قرضہ ادا کرنا

جس آدمی پر قرض ہو اور بغیر ادا کئے مر جائے تو وہ اس قرض کی وجہ سے قید رہتا ہے اور عذاب میں گرفتار ہوتا ہے۔ اس کا بیان کئی احادیث میں آیا ہے

۲۹۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام احمد اور بزار نے حسن سند کے ساتھ روایت کی ہے جس میں ذکر ہے کہ ایک آدمی پر دو دینار قرض تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے نماز جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا تو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے دو دینار اپنے ذمے لئے اور آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی، دو دن بعد جب حضرت ابو قتادہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرض ادا کرنے کی خبر دی تو آپ نے فرمایا الآن بردت علیہ جلدتہ (اب اس کی کھال ٹھنڈی ہوئی ہے)
(مجمع الزوائد ۴۹/۴)

۳۰۔ حضرت سعد بن اطول رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان کا بھائی فوت ہو گیا اور چھوٹے بچے چھوڑ گیا، اور تین سو درہم چھوڑے، میں نے ارادہ کیا کہ اس کے بچوں پر یہ درہم خرچ کروں گا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَخَاكَ مَحْبُوسٌ بِدَيْنِهِ فَاذْهَبْ فَاقْضِ عَنْهُ

(تیرا بھائی اپنے قرض کے سبب قید ہے، جاؤ پہلے اس کا قرض ادا کرو)
(رواہ ابن ماجہ واحمد واسنادہ صحیح)

۳۱۔ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مقروض کے

۲۹۔ مستدرک (۵۸/۲) سنن الکبریٰ (۷۵/۶) مسند ابی داود الطیالسی حدیث نمبر ۱۶۷۳۔
۳۰۔ مسند احمد (۵،۱۳۶/۴/۷) سنن الکبریٰ (۱۴۲/۱۰)
۳۱۔ مسند احمد (۲۰/۵) مستدرک (۲۶،۲۵/۲) مسند الطیالسی حدیث نمبر ۸۹۲۔ نسائی، کتاب البیوع، باب التغلیظ فی الدین۔

بارے میں اس کے خاندان کے ایک مرد کو فرمایا

مَاْسُوْرٌ بِدَيْنِهٖ عَنِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتُمْ فَافْدُوْهُ
وَاِنْ شِئْتُمْ فَاَسْلِمُوْهُ اِلٰى عَذَابِ اللّٰهِ الخ

(وہ اپنے قرض کی وجہ سے جنت سے روک دیا گیا ہے، اگر تم چاہو تو اس کا قرض ادا کر کے اسے چھڑا لو یا اسے اللہ کے عذاب میں رہنے دو۔ (رواہ ابوداود والنسائی وغیرھما)

اس کے علاوہ بھی قرض کے بارے میں کئی حدیثیں موجود ہیں یہاں اتنے پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ مرنے والے کے وارثوں کو چاہیے کہ سب سے پہلے مردے کا قرض ادا کرنے کی فکر کریں۔ اس کے لئے صدقہ و خیرات اور ایصال ثواب کا معاملہ بعد کا ہے۔ جب تک اس کا قرض ادا نہیں ہو گا۔ وہ رہائی نہیں پا سکے گا۔

اپنے مردوں کو صالحین میں دفن کرنا

۳۲۔ ابو نعیم اور ابن مندہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مردوں کو نیک لوگوں میں دفن کرو کیونکہ مردے کو برے ہمسائے سے تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے زندہ آدمی برے پڑوسی سے ایذا پاتا ہے۔

ابن عساکر نے بھی تاریخ دمشق میں ضعیف سند سے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۳۲۔ تذکرہ ((۹۶/۱) کنز العمال (۱۲۴/۲۰)

۳۳۔ ابن عساکر نے اور مالینی نے المؤتلف والمختلف میں حضرت علی کرم اللہ وجہ سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔

۳۴۔ علامہ مالینی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مر جائے تو اسے اچھا کفن دو، اس کی وصیت کو جلدی پورا کرو، اس کے لئے قبر گہری کھودو اور اسے برے ہمسائے سے بچاؤ۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ کیا نیک پڑوسی کا آخرت میں بھی فائدہ پہنچتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا وہ دنیا میں نفع دیتا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں آپ نے فرمایا: اسی طرح آخرت میں بھی فائدہ دیتا ہے۔

۳۵۔ امام دیلمی اور ابن مندہ نے حضرت ابو سلمہ سے مرفوعاً حدیث روایت کی ہے کہ کفن اچھی طرح دو، اپنے مردے کو چیخ و پکار اور وصیت کے پورا کرنے میں دیر کر کے تکلیف نہ دو، اور نہ قطع رحمی کر کے۔ اس کے قرضے کو جلدی ادا کرو اور اسے برے پڑوسیوں سے الگ رکھو۔

(شرح الصدور، باب دفن العبد فی الارض التی خلق منہا ص/۴۲)

قبر کے پاس استغفار اور تسبیح و تکبیر

۳۶۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تھے تو وہیں

۳۳۔ تذکرہ (۹۶،۹۵/۱) ۳۴۔ تذکرہ (۹۶/۱)

ٹھہرتے اور فرماتے: اپنے بھائی کے لئے بخشش کی اور اس کے لئے خدا سے جواباتِ قبر میں ثابت قدمی کی دعا کرو، کیونکہ ابھی اس سے سوالات ہوں گے۔ (رواہ ابوداود۔ ریاض الصالحین حدیث نمبر (۹۴۹)

۳۷۔ امام احمد، حکیم ترمذی، اور بیہقی نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی وہ فرماتے ہیں: جب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو دفن کر دیا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھ لوگ بہت دیر تک سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہتے رہے، پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کس لئے سبحان اللہ پڑھتے رہے؟ آپ نے فرمایا: اس نیک آدمی کی قبر تنگ ہو گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو فراخ کر دیا
(شرح الصدور، باب ضمۃ القبر لج ص ۴۴)

۳۸۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وصیت میں فرمایا:

جب تم مجھے دفن کر چکو تو میری قبر پر پانی چھڑکنا، پھر اتنی دیر قبر کے ارد گرد کھڑے رہنا جتنے وقت میں اونٹ ذبح کیا جاتا ہے اور اس کا گوشت تقسیم ہوتا ہے تاکہ میں تمہاری وجہ سے اُنس محسوس کروں اور دیکھوں کہ میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔
رواہ مسلم۔ ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۷ ، ۱۱ ، ۹۴۷)

۳۶۔ ابوداود کتاب الجنائز، باب الاستغفار عند القبر للمیت۔ مستدرک (۱/۳۷۰)
۳۷۔ مجمع الزوائد (۳/۴۶) مسند احمد (۳/۳۶۰) ۳۸۔ ریاض الصالحین، حدیث نمبر ۱۱،۷، ۹۴۷)

امام شافعی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے: قبر کے پاس کچھ قرآن پڑھنا مستحب ہے، اگر قبر کے پاس قرآن ختم کیا جائے تو اچھا ہے
(ریاض الصالحین، تحت حدیث نمبر 947)

دفن کے بعد تلقین

۳۹۔ امام طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابن مندہ نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب تمہارا کوئی بھائی مسلمان مرے اور اس کی قبر پر مٹی برابر کر چکو تو تم میں سے ایک شخص اس کی قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے یا فلان بن فلانۃ وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا، پھر کہہ یا فلان بن فلانۃ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا پھر کہے یافلاں بن فلانۃ وہ کہے گا ارشاد کر، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے، مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی، پھر کہے

اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا شَہَادَۃَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَنَّکَ
رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا

(اس چیز کو یاد کر جس پر دنیا سے تو رخصت ہوا تھا، یہ گواہی دیتے ہوئے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

۳۹۔ کتاب الدعاء (/) مجمع الزوائد (۳/۴۵) کنز العمال ۲۱۸/۲۰، ۱۲۹، ۱۳۰) تذکرہ (۱/۱۰۹، ۱۱۰ کتاب الروح، باب اول کے آخر (اردو ترجمہ)

اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اور تو برضا ؤ رغبت اللہ تعالیٰ کو رب، اسلام کو دین، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور قرآن کو امام مانتا تھا)

منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے کہ چلو ہم اس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اس کی حجت سکھا چکے، اس پر کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر اس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ فرمایا: تو حوا کی نسبت کرے فلان بن حوا۔ (شرح الصدور ص ۴۴)

۴۰۔ ابن مندہ نے ایک اور طریقہ سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے فرمایا جب میں مرجاؤں اور تم مجھے دفن کردو تو ایک آدمی میرے سر کے پاس کھڑا ہو کر کہے

يَا صُدَىُّ بْنُ عَجْلَانَ اُذْكُرْ مَا كُنْتَ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا
شَهَادَةَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(اے صدی بن عجلان! اس بات کو یاد کر جس پر تو دنیا میں ایمان رکھتا تھا، یعنی اس کی گواہی دینا کہ اللہ کے سواہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔)

فائدہ

پہلی حدیث میں جو تلقین بتائی گئی ہے اگر اس طرح نہ کر سکے تو یہ تلقین کردے۔ اور فلاں کی جگہ مرنے والے مرد کا نام لے، مرد کے لئے قل اور عورت کے لئے قولی کہے۔

۴۱۔ سعید بن منصور نے روایت کی ہے کہ راشد بن سعد، ضمرہ بن

حبیب اور حکیم بن عمیر (تینوں اجلہ تابعین سے ہیں) فرماتے ہیں: جب قبر پر مٹی برابر کر چکیں اور لوگ واپس جائیں تو مستحب سمجھا جاتا تھا کہ میت سے اس کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر کہا جائے

يَا فُلَانُ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تین بار کہا جائے قُلْ رَبِّيَ اللّٰهُ وَ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(اے فلاں! تو کہہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور کہہ کہ اللہ میرا رب ہے، اسلام میرا دین ہے اور میرے نبی محمّد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں)

(شرح الصدور ص ۴۴)

فائدہ

جہاں فلاں بن فلانہ لکھا ہے وہاں فلاں کی جگہ مرنے والے کا نام اور فلانہ کی جگہ اس کی ماں کا نام لیا جائے۔ اگر میت عورت ہے تو بن کی جگہ بنت کا لفظ استعمال کریں۔ اذکر کی جگہ اذکری اور خرجت کی جگہ خرجتِ اور انک رضیت کی جگہ وانکِ رضیت استعمال کیا جائے۔

ضمیمہ نمبر۱

عملِ غیر سے انتفاع (علامہ ابن قیم اور ابن تیمیہ کی نظر میں)

بعض لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ انسان کو مرنے کے بعد صرف اسی عمل کا نفع پہنچتا ہے جو اس نے اپنی زندگی میں خود کیا ہو، اور موت کے بعد کسی دوسرے کے عمل کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ علامہ ابن قیم اس گروہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

اہل بدعت متکلمین میں سے بعض کا نظریہ ہے کہ میت کو کسی چیز کا ثواب نہیں پہنچتا، دعا کا نہ اس کے علاوہ کسی اور عمل کا۔ علامہ موصوف نے اس فرقے کا مفصل اور مدلل رد کیا ہے، دیکھئے کتاب الروح، المسئلتہ السادستہ عشرۃ۔ (ص ۱۹۰ تا ۲۲۶)

ایصال ثواب کے منکرین اہل بدعت عام طور پر اپنی دلیل میں آیت لیس للانسان الاماسعیٰ پیش کرتے ہیں۔ علامہ ابن قیم نے اس کے دو جواب دیئے ہیں:

(۱) انسان اپنے ایمان کی وجہ سے ان کی نیک دعاؤں سے فائدہ اٹھانے کا حقدار بن گیا، اور یہ سبب اس کی مساعی میں سے ہے۔ مسلمانوں کی دعاؤں اور عملوں سے فائدہ اٹھانے کے لئے حق تعالیٰ نے ایمان کو اہل ایمان کے لئے سبب بنا دیا ہے، پھر جب کوئی ایمان لے آیا تو اس نے وہ سبب کما لیا جس کی وجہ سے وہ اپنے بھائیوں کے عملوں

اور دعاؤں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن العاص سے فرمایا تھا کہ اگر تمہارا باپ توحید کا اقرار کر لیتا تو اسے تمہارا یہ عمل پہنچ جاتا۔ (یعنی پچاس غلام آزاد کرنا)

(۲) یا یہ مطلب ہے کہ قرآن نے دوسروں کے عملوں سے فائدہ پہنچنے کی نفی نہیں کی، بلکہ غیر کے عملوں سے ملکیت کی نفی کی ہے، دونوں باتوں میں بہت فرق ہے یعنی انسان اپنی ذاتی مساعی کا خود مالک ہے، غیروں کی مساعی کا نہیں، کیونکہ ان کے مالک غیر ہیں۔ اگر وہ چاہیں تو دوسروں کو دے دیں اور نہ چاہیں تو اپنے ہی لئے محفوظ رکھیں۔ ہمارے شیخ نے یہی معنی پسند فرمائے ہیں اور اسی کو ترجیح دی ہے۔ (کتاب الروح ص ۱۵۰ مترجم اردو)

علامہ ابن تیمیہ نے بھی اس نظریہ کا رد مختصر اور جامع الفاظ میں کیا ہے لہٰذا ہدیۂ ناظرین ہے: (تلخیص فتاویٰ ابن تیمیہ)

جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ انسان کو صرف اسی کا عمل فائدہ دیتا ہے وہ اجماع اُمت کی مخالفت کرتا ہے، اور یہ کئی وجہ سے باطل ہے:

۱۔ یقیناً انسان اپنے غیر کی دعا سے نفع پاتا ہے، اور یہ دوسرے کے عمل سے ہی فائدہ اٹھانا ہے۔

۲۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل موقف کی حساب میں آسانی اور جنت میں داخلہ کے لئے شفاعت فرمائیں گے۔

٣- اور اہل کبائر کی دوزخ سے نجات کے لئے شفاعت فرمائیں گے، یہ بھی سعئ غیر سے انتفاع ہے۔

٤- فرشتے اہل زمین کے لئے دعاو استغفار کرتے ہیں، یہ بھی دوسرے کے عمل سے نفع پانا ہے۔

٥- اللہ تعالیٰ محض اپنی رحمت سے ایسے لوگوں کو جہنم سے نکالے گا جنہوں نے کبھی نیک عمل نہیں کیا ہوگا، یہ بھی بغیر عمل کے فائدہ اٹھانا ہے۔

٦- مومنوں کی مومن اولاد اپنے آباؤ اجداد کے عمل کے سبب جنت میں داخل ہوگی۔ یہ بھی صرف عمل غیر سے استفادہ ہے۔

٧- اللہ تعالیٰ نے دو یتیم بچوں کے قصے میں فرمایا ہے:

وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا (اور ان دونوں کا باپ صالح تھا) ان بچوں نے اپنے والد کی صالحیت یعنی اس کی نیکی سے فائدہ اٹھایا اور یہ ان کی اپنی کوشش سے نہیں تھا۔

٨- میت کی طرف سے صدقہ کرنے اور غلام آزاد کرنے سے مُردے کو نفع پہنچتا ہے، سنت واجماعِ اُمت سے ثابت ہے۔

٩- میت کی طرف سے اس کا ولی فرض حج ادا کرے تو میت کا فرض ساقط ہو جاتا ہے۔ یہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنت سے ثابت ہے۔ یہ بھی غیر کے عمل سے انتفاع ہے۔

١٠- نذر مانا ہوا حج اور نذر کے روزے کا کسی دوسرے کے ادا

کرنے سے میت کے ذمے سے ساقط ہو جانا صحیح حدیث سے ثابت ہے، یہ بھی عمل غیر سے انتفاع ہے۔

١١- مقروض کی نماز جنازہ پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم رک گئے؛ یہاں تک کہ اس کا قرض ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ادا کر دیا، ایک اور آدمی کا قرض حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ادا کر دیا۔ ان مقروضوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے نفع ہوا، یہ بھی عمل غیر (قرض ادا کرنے والوں کے عمل) سے نفع پانے کی دلیل ہے۔

١٢- جب کوئی شخص کسی کا قرض ادا کر دے تو قرضدار قرض سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ یہ بھی غیر کے عمل سے فائدہ اٹھانا ہے۔

١٣- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے لئے فرمایا جو اکیلا نماز پڑھنے لگا تھا: اَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهٗ (کوئی شخص ہے؟ جو اس نمازی کے ساتھ نیکی کرے اور اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے) دیکھو دوسرے آدمی کے شامل ہونے کی وجہ سے اسے جماعت کی فضیلت حاصل ہوگئی۔

١٤- جس شخص پر جرمانہ وغیرہ ہو، جب اسے معاف کر دیا جائے تو اس سے بری ہو جاتا ہے، یہ بھی دوسرے کے عمل سے فائدہ پہنچتا ہے۔

١٥- نیک پڑوسی سے زندگی اور موت کے بعد فائدہ ہوتا ہے۔

جیسا کہ حدیث میں ہے اور یہ بھی دوسرے کے عمل سے فائدہ اٹھانا ہے۔

١٦۔ ذاکرین کے پاس بیٹھنے والوں پر ذکر کرنے والوں کے سبب رحمت ہوتی ہے۔ خواہ وہ کسی اپنی ہی ضرورت سے وہاں آیا ہو جو اسے پیش آئی ہو، گو اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے تو ایسے شخص کو ذاکرین کے عمل سے نفع ہونا بھی عمل غیر سے نفع پانا ہے۔

١٧۔ نماز جنازہ اور نماز میں میت کے لئے دعا کرنا، زندوں کی دعا و نماز سے میت کو نفع پانا، یہ بھی عمل غیر ہے۔

١٨۔ جمعہ اور جماعت کا ثواب تعداد کی کثرت کے سبب سے ہوتا ہے، نمازیوں کی کثرت سے ثواب، یہ بھی بعض کے لئے بعض سے انتفاع کی ایک صورت ہے۔

١٩۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ

(انکے اندر آپ کے ہوتے ہوئے اللہ ان کو عذاب نہیں دے گا ۔ اور نیز فرماتا ہے:

وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنَاتٌ لَّمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ تَطَئُوهُمْ

(اور اگر یہ مومن مرد اور عورتیں (مکہ میں) نہ ہوتیں جن کو تم نہیں جانتے تھے کہیں تم انہیں روند ڈالو، الخ) اور فرماتا ہے:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ

(اور اگر نہ بچاؤ کرتا اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کا بعض کے ذریعہ تو برباد ہو جاتی زمین) (سورۃ البقرہ ٢٥١)

اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں سے بعض کے سبب عذاب اٹھالیا۔

یہ سب کچھ دوسرے کے عمل سے نفع پانے اور فائدہ پہنچنے کی دلیل ہے

٢٠۔ صدقہ فطر بچے اور غلام وغیرہ پر واجب ہوتا ہے، ان میں سے جو صاحب نصاب کی عیالداری میں ہوتے ہیں، گھر کا ذمہ دار آدمی ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرتا ہے ان کو یہ فائدہ ہوا ہے حالانکہ اس میں بچے وغیرہ کی اپنی سعی کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

٢١۔ بعض ائمہ کے نزدیک نابالغ اور دیوانے پر ان کے مال کی زکوۃ واجب ہے، اور ان کی طرف سے ان کا ولی ادا کرتا ہے اور ثواب نابالغ اور دیوانے کو ملتا ہے حالانکہ اس عمل میں اس کا کوئی دخل اور سعی و کوشش نہیں ہوتی۔

جو شخص علم دین پر گہری نظر رکھتا ہے اسے بے شمار دلائل اس بارے میں مل جائیں گے کہ انسان ایسی چیزوں سے جن میں اس کی اپنی سعی شامل نہیں ہوتی نفع اٹھاتا ہے۔

ان تمام کے باوجود یہ کس طرح جائز ہے کہ آیت

وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ کی تاویل صریح کتاب و سنت اور جماع ائمہ کے خلاف کی جائے۔

ضمیمہ نمبر۲

عذابِ قبر کے اسباب

جب یہ معلوم ہو چکا کہ عذابِ قبر سے رہائی اور نجات والے اعمال واسباب کیا ہیں تو یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ وہ کونسے اعمال ہیں جن کی وجہ سے عذابِ قبر میں انسان مبتلا ہوتا ہے تاکہ ان گناہوں سے توبہ کر کے مسلمان بھائی اس عذاب سے بچ سکیں۔

اس سلسلے میں مختصر جواب تو یہ ہے کہ اس کے اسباب (۱) جہالت (۲) حق تلفیاں (۳) اور گناہ ہیں۔ حق تعالیٰ اہل محبت و معرفت اور فرمانبرداروں کے بدنوں اور روحوں پر عذاب نہیں فرماتا، کیونکہ عذابِ آخرت اللہ تعالیٰ کے غضب اور ناراضگی کی نشانی ہیں، لہذا جس نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کو غصہ دلایا اور اسے ناراض کیا، پھر بغیر توبہ مرگیا اس پر اللہ کی ناراضگی کے مطابق موت کے بعد عذاب ہوگا، خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ، خواہ وہ برزخ کے عذاب کو مانتا ہو یا نہ مانتا ہو۔

۴۲ - اوپر حدیث گزر چکی ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں پر قبر میں عذاب ہوتا دیکھا آپ نے عذابِ قبر کی یہ وجہ بتائیں: ایک اِدھر کی اُدھر لگایا کرتا تھا اور دوسرا پیشاب سے نہیں بچا کرتا تھا۔ ایک نے تو پاکی کو چھوڑ دیا تھا جو واجب تھی، اور ایک ایسی

۴۲- بخاری، کتاب الوضوء، باب ماجاء فی غسل البول۔ شرح الصدور، باب عذاب القبر۔

حرکت کرتا تھا کہ اس کی زبان سے لوگوں میں عداوت ہو جاتی تھی۔ اگرچہ واقعات سچے ہی بیان کرتا ہو۔۔۔۔ معلوم ہوا کہ جھوٹ و بہتان سے لوگوں میں عداوت پیدا کرنے والا شخص سخت ترین عذابِ قبر میں مبتلا ہوگا۔۔۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جس نے نماز چھوڑ دی، جس کی شرطوں میں ایک شرط پیشاب سے پاکی بھی ہے۔ وہ بھی بہت سخت عذاب قبر میں مبتلا ہوگا۔

۴۳ - شعبہ والی حدیث میں ہے کہ ایک شخص لوگوں کا گوشت کھایا کرتا تھا (یعنی چغل خور تھا)۔

۴۴ - اوپر ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث گزری کہ فرشتہ نے ایسا کوڑہ مارا جس سے اس کی قبر آگ سے بھر گئی کیونکہ اس نے بلا وضو کے ایک نماز پڑھ لی تھی۔ اور مظلوم کے پاس سے گزرا تھا تو اس کی مدد نہیں کی تھی۔

۴۵ - بخاری شریف کی سمرہ والی حدیث میں گزر چکا کہ اس پر قبر کا عذاب ہو رہا تھا جو جھوٹ بولا کرتا تھا اور دنیا میں اس کا جھوٹ پھیل جایا کرتا تھا اور اس پر بھی جو قرآن پڑھ سکنے کے باوجود رات کو سو جایا کرتا تھا اور دن میں اس پر عمل نہ کرتا تھا۔

۴۳- شرح الصدور، باب عذاب القبر ص ۶۷۔
۴۴- شرح الصدور، باب عذاب القبر ص ۶۸۔
۴۵- بخاری، کتاب التعبیر، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح۔

۴۶۔ اسی طرح رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے زناکار مردوں اور عورتوں پر اور سود خوروں پر برزخ میں عذاب کا مشاہدہ فرمایا۔

۴۷۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث میں گزر چکا کہ کچھ لوگوں کے سر پتھر سے کچلے جا رہے تھے کیونکہ ان کے سر نماز سے بھاری ہو جاتے تھے (یعنی نماز کے وقت سو جاتے تھے)۔۔۔ آپ نے کچھ لوگ ضریع و زقوم چرتے دیکھے، کیونکہ زکوۃ نہیں دیا کرتے تھے۔ کچھ بدبودار اور سڑا ہوا گوشت کھا رہے تھے کیونکہ وہ زناکار تھے۔ بعض لوگوں کے لوہے کی قینچیوں سے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے، کیونکہ وہ اپنی باتوں اور تقریروں سے فتنے بھڑکایا کرتے تھے۔

۴۸۔ ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث میں مختلف مجرموں کی سزائیں گزر چکیں کہ بعض کے پیٹ بڑے بڑے گھڑے جیسے تھے اور فرعونی لشکر کی گزرگاہوں پر تھے، جو انہیں کچلتے ہوئے گزرے چلے جا رہے تھے یہ سود خوار تھے۔۔۔ بعض کے مونہوں میں انگارے ٹھونسے جا رہے تھے جو ان کی پیٹھ سے نکل جاتے تھے۔ یہ ظلم سے یتیموں کا مال کھانے والے تھے۔۔۔ کچھ عورتوں کی چھاتیاں بندھی ہوئی تھیں اور وہ لٹک رہی تھیں، یہ زناکار عورتیں تھیں۔۔۔ بعض کی کروٹوں سے

۴۶۔ شرح الصدور، باب عذاب القبر ص ۷۰، ۷۱۔
۴۷۔ شرح الصدر، باب عذاب القبر ص ۷۰، ۷۱۔
۴۸۔ شرح الصدور، باب عذاب القبر ص ۷۰۔

گوشت کاٹ کاٹ کر انہیں کو کھلایا جا رہا تھا، یہ چغل خور تھے۔۔۔ بعض کے تانبے کے ناخن تھے اور ان سے اپنا منہ اور سینہ کھرچ رہے تھے، یہ لوگوں کی آبروریزی کیا کرتے تھے۔

۴۹۔ ایک شخص نے غنیمت کے مال سے چادر چرالی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اس پر اس کی قبر میں آگ بھڑک رہی ہے۔ حالانکہ اس کا بھی مال غنیمت میں حق تھا۔ پھر جس کسی کا مال میں حق نہ ہو اور وہ ظلم سے کسی کا مال مارے، اس پر تو بدرجہ اولیٰ عذاب ہو گا۔ لہذا عذابِ قبر دل، آنکھ، کان، منہ، زبان، پیٹ، شرمگاہ، ہاتھ، پاؤں اور تمام بدن کے گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے (کتاب الروح ص ۱۰۱ و ۱۰۲) (شرح الصدور، باب عذابِ قبر میں بڑی تفصیل سے عذابِ قبر کے اسباب پر احادیث موجود ہیں۔ کتاب الروح سے اس کا خلاصہ درج کر دیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ
اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَعَذَابِ النَّارِ
اٰمِیْن
بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور تیرے غضب اور جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ آمین۔ سید المرسلین کی طفیل، اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی آل اور تمام صحابہ کرام پر درود نازل فرمائے۔

ضمیمہ نمبر ۳

ضروری مسائل

اخلاص

مسئلہ

عبادت کوئی بھی ہو اس میں اخلاص نہایت ضروری چیز ہے، یعنی محض رضائے الٰہی کے لئے عمل کرنا ضروری ہے، دکھاوے کے طور عمل کرنا بالاجماع حرام ہے۔ بلکہ حدیث میں ریا کو کہ شرکِ اصغر فرمایا۔ اخلاص ہی وہ چیز ہے کہ اس پر ثواب مرتب ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ عمل صحیح نہ ہو مگر جب اخلاص کے ساتھ کیا گیا ہو تو اس پر ثواب مرتب ہو۔

مثلاً لاعلمی میں کسی نے نجس پانی سے وضو کیا اور نماز پڑھ لی، اگرچہ یہ نماز صحیح نہ ہو کہ صحت کی شرط طہارت تھی وہ نہیں پائی گئی، مگر اس نے صدق نیت اور اخلاص کے ساتھ پڑھی ہے تو ثواب کا ترتُّب ہے۔ یعنی اس نماز پر ثواب پائے گا، مگر جبکہ بعد میں معلوم ہو گیا کہ ناپاک پانی سے وضو کیا تھا تو مطالبہ جو اس کے ذمہ ہے ساقط نہ ہو گا وہ بدستور قائم رہے گا، اس نماز کو ادا کرنا ہوگا۔

اور کبھی شرائط صحت پائے جائیں گے مگر ثواب نہ ملے گا مثلاً نماز پڑھی تمام ارکان ادا کئے اور شرائط بھی پائے گئے، مگر ریا کے ساتھ

پڑھی تو اگرچہ اس نماز کی صحت کا حکم دیا جائے گا، مگر چونکہ اخلاص نہیں ہے ثواب نہیں۔

ریا کی دو صورتیں ہیں، کبھی تو اصل عبادت ہی ریا کے ساتھ کرتا ہے مثلاً لوگوں کے سامنے نماز پڑھتا ہے اور کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا پڑھتا ہی نہیں، یہ ریائے کامل ہے کہ ایسی عبادت کا بالکل ثواب نہیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اصل عبادت میں ریا نہیں، کوئی ہوتا یا نہ ہوتا بہر حال نماز پڑھتا، مگر وصف میں ریا ہے کہ کوئی دیکھنے والا نہ ہوتا جب بھی پڑھتا مگر اس خوبی کے ساتھ نہ پڑھتا، یہ دوسری قسم پہلی سے کم درجہ کی ہے، اس میں اصل نماز کا ثواب ہے اور خوبی کے ساتھ ادا کرنے کا جو ثواب ہے وہ یہاں نہیں کہ یہ ریا سے ہے اخلاص سے نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ

ریا کی طرح اُجرت لے کر قرآن مجید کی تلاوت بھی ہے کہ کسی کی میت کے لئے بغرضِ ایصال ثواب کچھ لے کر تلاوت کرتا ہے کہ یہاں اخلاص کہاں، بلکہ تلاوت سے مقصود پیسے ہیں کہ وہ نہیں ملتے تو پڑھتا بھی نہیں، اس پڑھنے میں کوئی ثواب نہیں، پھر میت کے لئے ایصال ثواب کا نام لینا غلط ہے کہ جب ثواب ہی نہ ملا تو پہنچائے گا

کیا۔ اس صورت میں نہ پڑھنے والے کو ثواب، نہ میت کو، بلکہ اجرت دینے والا اور لینے والا دونوں گنہگار (ردالمحتار)

ہاں اگر اِخلاص کے ساتھ کسی نے تلاوت کی تو اس پر ثواب بھی ہے اور اس کا ایصال ثواب بھی ہو سکتا ہے، اور میت کو اس سے نفع بھی پہنچے گا۔

بعض مرتبہ پڑھنے والوں کو پیسے نہیں دیئے جاتے مگر ختم کے بعد مٹھائی تقسیم ہوتی ہے۔ اگر اس مٹھائی کی خاطر تلاوت کی ہے تو یہ ایک قسم کی اجرت ہی ہے کہ جب ایک چیز مشہور ہو جاتی ہے تو اسے بھی مشروط ہی کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس کا بھی وہی حکم ہے جو مذکور ہو چکا۔

ہاں جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ مٹھائی نہیں ملتی جب بھی میں پڑھتا، وہ حکم سے مستثنیٰ ہے اور اس بات کا خود وہ اپنے دل میں فیصلہ کر سکتا ہے کہ میرا پڑھنا مٹھائی کے لئے ہے یا اللہ عزوجل کے لئے۔

پنج آیت (یعنی ختم) پڑھنے والا اپنا دوہرہ حصہ لیتا ہے یعنی ایک حصہ خاص پنج آیت کا پڑھنے کا ہوتا ہے، اور نہ ملے تو جھگڑتا ہے، گویا یہ زائد حصہ پنج آیت کا معاوضہ ہے، اس سے بھی یہ نکلتا ہے کہ جس طرح اجیر (کام کرنے والے) کو اجرت نہ ملے تو جھگڑا کر کے لیتا ہے اسی طرح یہ بھی لیتا ہے - لہذا بظاہر اخلاص نظر نہیں آتا، واللہ اعلم بالصواب------

اسی قسم کی بہت سی صورتیں ہیں جن کی تفصیل کی چنداں ضرورت نہیں یہ مختصر بیان دیندار متبع شریعت کے لئے کافی ووافی ہے، وہ خود اپنے دل میں انصاف کر سکتا ہے کہ کہاں عمل خیر کی اجرت ہے اور کہاں نہیں۔

(بہار شریعت حصہ شانزدھم ص ۱۹۸ تا ۲۰۰)

مسئلہ

قبر پر پڑھنے کے لئے حافظ مقرر کرنا جائز ہے (درمختار)

یعنی جبکہ پڑھنے والے اُجرت پر نہ پڑھتے ہوں کہ اجرت پر قرآن مجید پڑھنا اور پڑھوانا ناجائز ہے، اگر اجرت پر پڑھوانا چاہے تو اپنے کام کاج کے لئے نوکر رکھے پھر یہ کام لے۔

(بہار شریعت حصہ چہارم ص ۱۳۲)

مسئلہ

مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں (درمختار وغیرہ)

(بہار شریعت حصہ سوم ص ۷۷)

مسئلہ

قرآن مجید بلند آواز سے پڑھنا افضل ہے جبکہ کسی نمازی یا

مریض یا سوتے کو ایذا نہ پہنچے (غنیہ)
(بہار شریعت حصہ سوم ص ۷۸)

کیا ایصالِ ثواب کیلئے فاتحہ کا کوئی خاص طریقہ ضروری ہے

فاتحہ ایصال ثواب ہے، جس طرح ہو درست ہے کھانے پر، کوئی دوسرا طریقہ ہو، قبر پر، اور تعیین کہیں نہیں۔
(فاضل بریلوی اور امور بدعت ص ۲۳۵)

وقتِ فاتحہ کھانے کا قاری کے پیش نظر ہونا اگرچہ بے کار بات ہے، مگر اس کے سبب سے وصولِ ثواب یا جوازِ فاتحہ میں کچھ خلل نہیں ------ ہاں اگر کسی شخص کا اعتقاد ہے کہ جب تک کھانا سامنے نہ کیا جائے ثواب نہ پہنچے گا تو یہ گمان اس کا محض غلط ہے (ملخصاً)
(فتاویٰ رضویہ ۱۹۳/۴)

۱۔ فاتحہ کے کھانے کو سامنے پردہ ڈال کر رکھنے کا کیا حکم ہے؟

۲۔ عورتیں حضرت بی بی فاطمہ خاتون جنت کی فاتحہ پر پردہ ڈال کر یا کپڑا ڈال کر، امہات المومنین حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اور جملہ پیغمبروں کی بیویوں سے علیحدہ دلاتی ہیں اور چند قیدیں لگاتی ہیں کہ سوائے شوہر والی کے، بیوہ یا عقدہ ثانی والی یا مرد، نہ کھائیں۔ آیا اس کا ثبوت کہیں شریعت سے بھی ہے؟

۳۔ حضور کی نیاز یا صحابہ کی نیاز بھی پردہ ڈال کر دلانے کا کہیں حکم ہے۔ جو ایسا نہ کرے وہ مستحق لعن ہے؟

الجواب:

(۱) فاتحہ و ایصال ثواب کے لئے کھانے کا پیش نظر ہونا کچھ ضرور نہیں۔

اور حضرت خاتون جنت کی نیاز کا کھانا پردے میں رکھنا، اور مَردوں کو نہ کھانے دینا، یہ عورتوں کی جہالتیں ہیں، انہیں اس سے باز رکھا جائے۔ الخ

(۲) یہ محض بے ثبوت اور نری اختراعی باتیں ہیں، مَردوں پر لازم ہے کہ ان غلط خیالوں کو مٹائیں۔

(۳) کسی نیاز پر پردہ ڈالنے کا کہیں حکم نہیں، اور جو امام ایسا نہ کرے اس نے اچھا کیا، اس وجہ سے اس پر لعن سخت حرام ہے، ایسی خود لعنت کرنے والے پر پلٹتی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ ۲۴/۳، ۲۲۵) طبع ہند ملخصاً
(رد بدعات و منکرات از مولانا یسین اختر ص ۵۳۷، ۵۳۸)

دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں قرآن کی طرح یہ دعا سکھاتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ، وَ
اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ
فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ
فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔

(اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم کے عذاب سے، اور پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے، اور زندگی و موت کے فتنہ سے، اور زمانہ مسیح کے دجال کے فتنہ سے، تیری پناہ چاہتا ہوں۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

اے ہمارے پروردگار ہماری طرف سے قبول فرما یقیناً تو بڑا سننے والا جاننے والا ہے، اور ہماری توبہ قبول فرما، بیشک تو بڑا توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

مآخذ و مراجع

۱- قرآن مجید
۲- تفسیر ابن کثیر
۳- تفسیر قرطبی
۴- تفہیم القرآن
۵- بُخاری شریف
۶- مُسلم شریف
۷- ترمذی شریف
۸- نسائی شریف
۹- ابو داؤد شریف
۱۰- ابنِ ماجہ شریف
۱۱- دارمی شریف
۱۲- الادب المفرد للبخاری
۱۳- صحیح لابن حبان
۱۴- مسند للامام احمد
۱۵- صحیح لابن خزیمہ
۱۶- طبقات لابن سعد
۱۷- المستدرک للحاکم
۱۸- کتاب الدعا للطبرانی
۱۹- مصنف لابن ابی شیبہ
۲۰- مسند ابی داؤد للطیالسی
۲۱- کتاب المصاحف لابن ابی داؤد
۲۲- السنن الکبریٰ للبیہقی
۲۳- شعب الایمان 〃
۲۴- اثبات عذاب القبر 〃
۲۵- الفردوس للدیلمی
۲۶- الترغیب فی الترہیب للمنذری
۲۷- ریاض الصالحین للنووی
۲۸- کتاب الاذکار 〃
۲۹- مشکاۃ شریف
۳۰- مجمع الزوائد للہیثمی

۳۱- کشف الاستار للہیثمی
۳۲- الجامع الصغیر للسیوطی
۳۳- شرح الصدور ؍؍
۳۴- کنز العمال لعلی متقی ہندی
۳۵- بر الوالدین
۳۶- الامر بالمعروف
۳۷- حلیۃ الاولیاء لابی نعیم
۳۸- اخبار مکہ للفاکھی
۳۹- تاریخ بغداد للخطیب
۴۰- التذکرہ للقرطبی
۴۱- التذکار ؍؍
۴۲- کتاب الروح لابن قیم
۴۳- اھوال القبور لابن رجب
۴۴- تسلیۃ اھل المصائب
۴۵- العاقبۃ لعبد الحق
۴۶- کشف الخفاء للعجلونی
۴۷- اذکار معصومیہ لمحمد معصوم
۴۸- اعلام الحدیث للخطابی
۴۹- فتاویٰ قاضی خان
۵۰- فتح القدیر لابن الھمام
۵۱- المغنی
۵۲- الشرح الکبیر
۵۳- مراقی الفلاح للشونبلالی
۵۴- اعلاء السنن لظفر احمد التھانوی
۵۵- ماینفع المسلم بعد وفاتہ
۵۶- بہارِ شریعت
۵۷- رد بدعات لمولانا یٰسین اختر

فہرست